# SENATE OF PAKISTAN
# SENATE DEBATES

*Thursday March 12, 1987*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at sixthirty of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

---

## *(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)*

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقُل لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ٱعْمَلُوا۟ عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَـٰمِلُونَ ﴿١٢١﴾ وَٱنتَظِرُوٓا۟ إِنَّا مُنتَظِرُونَ
﴿١٢٢﴾ وَلِلَّهِ غَيْبُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ ٱلْأَمْرُ كُلُّهُۥ فَٱعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ
عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَـٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٢٣﴾

(سورۃ ہود)

(آیات ۱۲۱ تا ۱۲۳)

ترجمہ : شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔
اور جو ایمان نہیں لاتے آپ ان سے فرما دیجئے کہ تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ ہم (اپنی جگہ) اپنا کام (یعنی عمل صالح، تبلیغ) کئے جا رہے ہیں اور تم بھی انتظار کرو (اور) ہم بھی انتظار کرتے ہیں (کہ کس کے اعمال کیا پھل لاتے ہیں) اور (انسان کے اعمال کے جو نتائج ہیں اللہ کو اس کا علم ہے اور) آسمانوں اور زمین کی چھپی باتوں کا علم اللہ ہی کو ہے اور سب کاموں کا رجوع اسی کی طرف ہے (ہر چیز بالآخر اسی کی طرف لوٹے گی) پس اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور جو کچھ تم کرتے ہو تمہارا رب اس سے بے خبر نہیں۔

# SENATE OF PAKISTAN
# SENATE DEBATES

*Thursday March 12, 1987*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at sixthirty of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

## (RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقُل لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ٱعْمَلُوا۟ عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَـٰمِلُونَ ﴿١٢١﴾ وَٱنتَظِرُوٓا۟ إِنَّا مُنتَظِرُونَ
﴿١٢٢﴾ وَلِلَّهِ غَيْبُ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ ٱلْأَمْرُ كُلُّهُۥ فَٱعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ
عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَـٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٢٣﴾

(سورۃ ہود)

(آیات ۱۲۱ تا ۱۲۳)

ترجمہ : شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔
اور جو ایمان نہیں لاتے آپ ان سے فرما دیجئے کہ تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ ہم (اپنی جگہ) اپنا کام (یعنی عمل صالح، تبلیغ) کئے جا رہے ہیں اور تم بھی انتظار کرو (اور) ہم بھی انتظار کرتے ہیں (کہ کس کے اعمال کیا پھل لاتے ہیں) اور (انسان کے اعمال کے جو نتائج ہیں اللہ کو اس کا علم ہے اور) آسمانوں اور زمین کی چھپی باتوں کا علم اللہ ہی کو ہے اور سب کاموں کا رجوع اسی کی طرف ہے (ہر چیز بالآخر اسی کی طرف لوٹے گی) پس اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور جو کچھ تم کرتے ہو تمہارا رب اس سے بے خبر نہیں۔

## QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات 'جناب میرداد خیل صاحب' سوال نمبر ۸ ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب چیئرمین! پرسوں کے اجلاس کے لئے جو سوالات رکھے گئے تھے ان کو ملتوی کیا گیا تھا' اگر وہ ملتوی ہو گئے ہیں تو ان پر ضمنی سوالات کا سوال پیدا ہوتا ہے' یعنی ضمنی سوال ہم کیسے پوچھ سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: ان کو ملتوی نہیں کیا تھا بلکہ میں نے ان کے متعلق عرض کیا تھا کہ ان کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ رولز کے مطابق اگر سوالات ایک دفعہ پڑھے ہوئے تصور کئے جاتے ہیں تو دوبارہ ان پر ضمنی سوالات نہیں اٹھ سکتے۔ بلکہ آپ ان ضمنی سوالوں کے متعلق نیا سوال لا سکتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس دن اجلاس نہیں ہوا بلکہ وہ اجلاس مرحوم نواب راحت سعید چھتاری کی یاد میں ملتوی ہو گیا تھا۔ اس لئے جب اجلاس ملتوی ہو گیا اور کارروائی بھی نہ ہوئی تو پھر کیا صورت بنے گی۔ یہ تو آدھا تیتر اور آدھا بٹیر والی بات ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے اس دن رولنگ دے دی تھی' وہ تیتر تھا یا بٹیر تھا' اس پر رولنگ آ گئی ہے۔ اس لئے آپ نئے سوال پوچھیں۔ مگر ان کے متعلق اس وقت آپ سوال نہیں اٹھا سکتے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اصل میں میرے ان سوالات کے جواب اچھے نہیں دئے گئے ان پر کافی ضمنی سوالات میں کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر ..................

جناب چیئرمین: میرے خیال میں یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ جو رولنگ ہاؤس میں دی جاتی ہے اس کے متعلق دلائل نہیں چل سکتے۔

## SEAMEN WORKING ON THE ROSTER OF PNSC

8. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the total number of seamen working in roaster (roster) of Pakistan National Shipping Corporation ;

(b) the number of seamen who ordinarily work in a ship at a time alongwith the period of their stay thereon ;

(c) whether it is a fact that due to the small number of seamen appointed in ships the other trained seamen have to wait for their turn for years ; and

(d) if answer to (c) above be in the affrimative, the steps proposed to be taken by the government to protect the seamen from unemployment ?

**Malik Nasim Ahmad Aheer:** (a) Total number of seamen (ratings) working on the roaster (roster) of Pakistan National Shipping Corporation is 2763.

(b) The number of seamen (ratings) who ordinarily work in a ship at a time is on the average equal to about 26 ratings per ship based on total employment of 24 ships of Pakistan National Shipping Corporation (excluding M.V. "Shams", a pilgrim ship manned during Haj season only). Period of stay (engagement) of each seamen is 8 months at a time on cargo ships and 9 months on passenger (Pilgrim) ship.

(c) It is not a fact that due to samll number of seamen appointed in ships, the other trained seamen have to wait for years. The waiting time has gone up due to the fact that the number of ships with Pakistan National Shipping Corporation has decreased over the years and the number of seamen is just about the same.

(d) The answer to question (c) is not in the affirmative.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ؟ جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر مواصلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ایک جہاز میں ایک وقت میں ۲۶ ملاح ہوتے ہیں اور جہاز پر کام کرنے والے ملاحوں کی تعداد ۲۷۶۳ ہے۔ اس طرح باقی ملاح جو ہوتے ہیں کیا وہ بے روز گار نہیں ہوتے ؟

ملک نسیم احمد آہیر : جناب والا ! بے روز گار تو ہوتے ہیں لیکن ہم نے پالیسی ایسی بنائی ہے کہ جو ادارے پبلک سیکٹر میں ہیں ان کے اضافی ملازمین کو بے روز گار نہ کیا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جہازوں میں کمی ہوئی ہے لیکن ہم نے عملہ میں کوئی کمی نہیں کی۔ میرداد خیل صاحب نے 'اپنے اگلے سوال میں' اسی موضوع پر ہم پر نکتہ چینی کی تھی کہ آپ کے ملاحوں کی تعداد جہازوں پر زیادہ ہے نسبتاً پرائیویٹ شپنگ کمپنیز کے۔ آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہماری پالیسی یہ ہے کہ ہم ملاحوں کو زیادہ سے زیادہ روز گار فراہم کریں اس کے باوجود کہ نیشنل شپنگ کارپوریشن کو نقصان ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! میرداد خیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جزو "ج" میں جواب یہ دیا گیا ہے کہ "گذشتہ کئی سالوں سے پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن کے سمندری جہازوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے" میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پھر اس کمی کے اسباب کیا ہیں؟

ملک نسیم احمد آہیر : جناب والا ! بین الاقوامی طور پر شپنگ کے کاروبار میں بڑی recession ہوئی ہے اس کی وجہ سے بہت سی پرائیویٹ کمپنیوں کو اتنا خسارہ اٹھانا پڑا ہے کہ وہ بند ہو گئی ہیں اور ان کا دیوالیہ نکل گیا۔ ان حالات کے باوجود بھی ہم نے ان جہازوں میں کام کرنے والے ملاحوں کو نکالا نہیں کہ یہ بے روز گار نہ ہوں۔ ہم ان کو خسارے میں بھی چلا رہے ہیں۔ جب حالات بہتر ہوں گے تو پھر ایکس پنشن کی انشاء اللہ ضرور گنجائش پیدا کی جائے گی۔

**Mr. Javed Jabbar:** Will the honourable Minister please clarify whether the term 'roaster' is meant to be a place where seamen are roasted or is it 'roster' or whether this word 'roaster' is a special device?

جناب چیئرمین: "عاقلاں پے نقطہ نمی روند" ۔ اب اگلا ضمنی سوال ۔ کوئی نہیں
ہے۔ اگلا سوال ۔

## EMPLOYEES OF PNS CORPORATION

9. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the total number of employees of Pakistan National Shipping Corporation ;

(b) the total number of officers and subordinate staff working in the head office;

(c) the total number of floating staff out of the staff mentioned in (a) above and the number of officers and seamen separately ;

(d) whether it is a fact that foreign shipping companies such as Gokal Shipping Company etc., have less staff in their offices as compared to the staff on the ships while in Paksitan the number of such staff is on the high side ; and

(e) if answer to (d) above be in the affirmative, the reasons thereof?

**Malik Nasim Ahmad Aheer:** (a) the total number of employees of Pakistan National Shiping Corporation is : 1956.

(b) the total number of officers and subordinate staff in the head office is : 913 + 27 in the regional offices of PNSC.

(c) the total number of Afloat Staff out of the staff in (a) above is :

| | |
|---|---|
| Officers. : | 1016 |
| Seamen. | These are not PNSC regular employees but taken from Govt. Shipping Office on 8 months contract job. The number of crew employed on 25 PNSC vessels at a time is 631. |

[Malik Nasim Ahmad Aheer]

(d) There are no foreign shipping companies operating in Pakistan. The Gokal Shipping & Trading Company are engaged in shipping agency business and as such the analogy of the said company is not relevant for the purpose of comparison with P.N.S.C.

(e) The answer to question (d) is not in the affirmative.

لیکن جناب میں پچھلے سوال میں ان سے یہی عرض کرنا چاہتا ہوں ...........

جناب چیئرمین: ضمنی سوال پہلے انہیں کرنے دیں۔

ملک نسیم احمد آہیر: ٹھیک ہے جی۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وزیر محترم ارشاد فرمائیں گے کہ خسارے کی وجوہات کیا ہیں ؟

ملک نسیم احمد آہیر: جناب! میں اس سے پہلے ہی آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ بین الاقوامی طور پر شپنگ میں بڑی زبردست recession ہے۔ اس کی وجہ سے بے شمار کمپنیوں کو نقصان ہو رہا ہے۔ جس میں پاکستان شپنگ کمپنی بھی شامل ہے۔ اس کی وجوہات یہی ہیں کہ اس وقت competition بہت زیادہ ہے اور جو مال ہے وہ کم ہے۔ اس کی وجہ سے پورا کاروبار نہیں مل رہا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: ضمنی سوال، جناب والا! سعودی عرب کی شپنگ کمپنی خسارے میں نہیں جا رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں جو سامان چوری کرتا ہے اس کے ہاتھ کاٹ دئے جاتے ہیں۔ تو کیا یہاں بھی اسی طرح کی سزا تجویز کی جائے گی؟

جناب چیئرمین: کیا آپ کے علم میں ہے کہ وہاں خسارہ نہیں ہو رہا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اسی طرح کے جہاز وہاں ہیں، وہاں خسارہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال ہو گیا ہے۔

ملک نسیم احمد آہیر: پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ میرے علم میں نہیں ہے کہ وہاں خسارہ ہے یا نہیں ہے، لیکن میرے علم میں یہ بات ضرور ہے کہ سعودی عرب کے جو وسائل ہیں وہ پاکستان کے پاس نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ فرماتے ہیں کہ منڈی میں مندا ہے۔ یہ تو آپ سمجھ گئے ہیں۔ یہ مندا ہر جگہ ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: یہ تو لاوے کا لاوا ہی خراب ہے۔ یہ بھی وہ اعتراف کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ اگلا سوال پوچھئے۔

ملک نسیم احمد آہیر: جناب "لاوے کا لاوا" نہیں بلکہ "آوے کا آوا" کہئے یہ درست ہے۔

## IQBAL DAY IN F.G. PUBLIC SCHOOL RAWALPINDI

10. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khal:** Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that the Federal Government Public Secondary School, Mahfooz Road, Rawalpindi did not observe the 9th November, 1986 as a public holiday on account of Iqbal Day ; if so, the reason thereof?

**Malik Nasim Ahmad Aheer:** No. In fact Federal Government Public Secondary School, Mahfooz Road, Rawalpindi, like other Federal Government Institutions, observed Iqbal Day on 9th November, 1986 by arranging a function in which speeches were delivered and Kalam-e-Iqbal recited. Holiday was however observed in this school on 29th November, in lieu of 9th November.

جناب والا! اس میں حقیقت نہیں ہے بلکہ ہمارا وہاں جو سکول ہے اس میں ہم نے علامہ اقبالؒ کے دن کو بڑی شان و شوکت سے منایا۔ چھٹی واقعی اس دن نہیں کی گئی لیکن اس دن کو ہم نے تعلیمی مقاصد کے لئے استعمال نہیں کیا بلکہ اس دن طلباء اس لئے اکٹھے کئے گئے کہ علامہ اقبالؒ کے دن کو شان و شوکت سے منایا جا سکے۔ اس کے بدلے میں ہم نے ان کو ایک چھٹی بھی دے دی تھی۔ تاکہ ان کے ساتھ نا انصافی نہ ہو۔ یہ اقدام تو قابل ستائش ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ اس دن رجسٹر میں حاضری لگی یا نہیں لگی۔ میری اطلاع کے مطابق اس دن باقاعدہ ہوم ورک دیا گیا تھا اور باقاعدہ اساتذہ نے پیریڈ لئے تھے۔ کیا آپ اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں؟

ملک نسیم احمد آہیر: جناب اتنی تفصیل تو میرے پاس موجود نہیں ہے لیکن اگر حاضری کا تصور اس دن تھا تو اس لئے تھا کہ کوئی بچہ اس دن چھٹی نہ تصور کر لے ۔ مقصد یہ تھا کہ شان و شوکت سے قومی ہیرو کا دن منایا جاتا اور اس میں تمام طلباء حصے لیتے۔ جناب والا! اگر چھٹی کا اعلان ہو جائے تو اکثر بچے ایسے پروگراموں میں چھٹی تصور کر کے شرکت کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اس وجہ سے اس دن حاضری ضروری ہوگی۔ بہرحال اس دن سکول گیارہ بجے بند ہو گیا تھا اور اس دن سکول میں پڑھائی وغیرہ نہیں ہوئی تھی صرف علامہ اقبالؒ کے بارے میں پروگرام تھے۔

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب چیئرمین! بچوں کے پروگرام میں حصہ لینے کے متعلق بات نہیں ہے۔ بلکہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس دن باقاعدہ سکول میں پڑھائی ہوئی تھی اور بچوں کو سکول کا کام دیا گیا تھا۔ اس دن کے بدلے یعنی ۹ نومبر کے بدلے ۲۹ نومبر کو چھٹی دی گئی تھی۔ کیا آپ ۲۵ دسمبر' قائداعظمؒ کے یوم پیدائش کو ۳۱ دسمبر کے دن' منانے کو تیار ہیں۔

ملک نسیم احمد آہیر: بالکل نہیں جناب! قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کے علاوہ بھی جو بھی ہمارے قومی ہیرو ہوتے ہیں ان کی تقریبات میں طلباء شرکت کرتے ہیں۔ میرے خیال میں تو یہ بہتر ہے کہ قومی ہیروز کے دن طلباء کو چھٹی دینے کے بجائے' اس دن جو تقریبات منعقد ہوتی ہیں ان میں طلباء کو شامل کیا جائے تاکہ وہ بھی اپنے قومی ہیروز کے کارناموں سے روشناس ہو سکیں۔ بلکہ ان کو اپنے قومی ہیروز کے بارے میں پتہ چل سکے تو اگر جناب میرداد خیل صاحب کی یہ خواہش ہے کہ اس طرح چھٹی کر کے گھر بیٹھنے سے یہ دن بہتر طریقے سے منائے جا سکتے ہیں' تو مجھے ان سے اتفاق نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب والا! ہم تو چھٹی کے قائل ہی نہیں ہیں' آپ تو ایک ہفتے میں چار چھٹیاں کرنا چاہتے ہیں اور ہم تو ہفتے میں ایک چھٹی کرنے کے قائل ہیں۔

جناب چیئرمین: بہرحال جواب سے ہی یہ واضح ہے کہ اس دن چھٹی کرنے یا نہ کرنے سے اس دن کا وقار مجروح نہیں ہوا اور نہ اس کا ارادہ تھا۔ اگلا سوال جناب شیریں دل خان نیازی صاحب۔

## 'MOVE-OVER' FOR ARMY PERSONNEL

11. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister Incharge of the Defence Division be pleased to state :

(a) whether the personnel of the Armed Forces are being given "move over" if not, the reasons therefor ;

(b) whether the retirement age of the Armed Forces personnel, officers and other members of staff including civilians paid out of defence budget, is the same as that of other government servants, if not, reasons thereof ;

(c) whether there is any disparity in pensions of pre-partition Armed Forces personnel and those inducted in the ARMED FORCES since 1954 ; if so, whether the pension is on rank basis or pay basis ; and

(d) the total number of BPS-20 and above officers working in the Defence services ?

**Sahabzada Yaqub Khan** (Answered by Mr. Zain Noorani): The requisite information is being collected and will be placed at the Table of the House as soon as received.

**Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Sir, whenever I ask a question from the Ministry of Defence the same reply is given to me. I fail to understand that I as a layman have got all the details available with me. The Defence Ministry is the largest Ministry we have in this country and if they can not produce an answer of such a simple question, I fail to understand the reason thereof. I know there is no 'move-over' for Armed Forces officers. This is a statement of fact, they should come out and speak the truth. Why do they not give such a reply?

**Mr. Chairman:** I think the complicated part of the question is (c) where you say ;

[Mr. Chairman]

"Whether there is any disparity in pensions of prepartition Armed Forces personnel and those inducted in the Armed Forces since 1954; if so, whether the pension is on rank basis or pay basis"

It is not a simple question, if you are familiar with how pensions are determined and how from one rank to another they differ.

**Mr. Zain Noorani:** Sir, I am grateful to you for pointing this out, not only its part (c) which requires collection of information but part (d) will also require the same because the information from all over the country will have to be collected. there are so many organizations, so many sections of the Defence Services where persons in basic pay scale 20 will be working and the honourable Senator I hopefully appreciate that this requires time to collect and we shall try our best to give informations to him.

**Mr. Chairman:** As long as the question is not forgotten and the information that he requires is not provided to him or to the House, I think, it would be in order.

**Mr. Zain Noorani:** I will do my best Sir.

**Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Sir, in the next session as this session will be over and I do not think I will get this reply till the end of June.

**Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Sir, in the next session as this session will be over and I do not think I will get this reply till the end of June.

**Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** I hope that the Ministry of Defence will also take into consideration the rates of pensions and the pay of Indian Army *vis-a-vis* Pakistan Army. The Indian soldiers get two times more pay than our soldiers.

**Mr. Chairman:** This is a suggestion and not a question.

Next question Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi.

## N.W.D. System in F.A.T.A.

12. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether all the district and tehsil headquarters including Agency headquarter in Tribal Areas in the country have been connected with direct dialing system ; if so, the names of these Districts and Tehsils not connected with direct dialing so far, and the expected period by which this facility would be provided to these places ; and

(b) whether telex facility has been provided to each divisional and district headquarters, including Tribal Agency headquaters in the country ; if not, the names of places not been provided with this facility so far?

**Malik Nasim Ahmad Aheer :** (a) Not yet.

Names of district headquarters not connected to N.W.D. as yet and expected period is indicated below.

**Punjab**

| | | |
|---|---|---|
| 1. | Leiah. | 7th Plan |
| 2. | Bhakhar. | 7th Plan |
| 3. | Joharabad. | 1986-87 |

**N.W.F.P.**

| | | |
|---|---|---|
| 1. | Kohistan (Dasu). | 7th Plan |
| 2. | Kuram Agency (Parachinar). | 1987-88 |
| 3. | North Waziristan (Miran Shah). | 7th Plan |
| 4. | Malakand Agency (Batkhela). | 7th Plan |
| 7. | Dir (Timargarh). | 1986-87 |
| 6. | Bajore Agency (Khar). | 7th Plan |
| 7. | Mehmand Agency (Chalanai). | 7th Plan |
| 8. | Khyber Agency (Landi Kotal). | 7th Plan |
| 9. | Qrakzai Agency (Hangu). | 1987-88 |
| 10. | South Waziristan Agency (Wana). | 7th Plan |

**Sind**

Nil.

**Baluchistan**

| | | |
|---|---|---|
| 1. | Turbat. | 7th Plan |
| 2. | Gawadar. | 7th Plan |
| 3. | Panjgur. | 7th Plan |
| 4. | Chaghi (Nushki). | 7th Plan |
| 5. | Loralai. | 1987-88 |
| 6. | Kohlu. | 7th Plan |
| 7. | Pishin. | 7th Plan |
| 8. | Zob. | 1987-88 |
| 9. | Dera Murad Jamali. | 7th Plan |
| 10. | Kharan | 1987-88 |
| 11. | Lasbela. | 7th Plan |
| 12. | Kachhi. | 7th Plan |
| 13. | Nasirabad. | 7th Plan |
| 14. | Dera Bughti. | 7th Plan |

Names of tehsil headquarters not connected to N.W.D. System as yet and expected period is indicated below.

**Punjab**

| | | |
|---|---|---|
| 1. | Gujar Khan. | 1987-88 |
| 2. | Chakwal. | 1987-88 |
| 3. | Bhakkar. | 7th Plan |
| 4. | Kharian | 1987-88 |
| 5. | Khushab | 1986-87 |
| 6. | Summundri. | 1987-88 |
| 7. | Jaranwala | 1987-88 |
| 8. | Gojra. | 1987-88 |
| 9. | Kamalia. | 1987-88 |
| 10. | Chiniot. | 1987-88 |
| 11. | Shah Kot. | 7th Plan |

| | |
|---|---|
| 12. Daska. | 7th Plan |
| 13. Pasrur. | 7th Plan |
| 14. Shakargarh. | 7th Plan |
| 15. Narowal. | 7th Plan |
| 16. Hafizabad. | 7th Plan |
| 17. Wazirabad. | 1986-87 |
| 18. Nankana Sahib. | 7th Plan |
| 19. Chunian. | 7th Plan |
| 20. Kot Addu. | 7th Plan |
| 21. Kabirwala. | 7th Plan |
| 22. Shujabad. | 7th Plan |
| 23. Burewala. | 1986-87 |
| 24. Mailsi. | 7th Plan |
| 25. Pakpattan. | 7th Plan |
| 26. Chichawatni. | 1986-87 |
| 27. Dipalpur. | 7th Plan |
| 28. Hasilpur. | 7th Plan |
| 29. Ahmedpur East. | 7th Plan |
| 30. Chishtian. | 7th Plan |
| 31. Haroonabad. | 7th Plan |
| 32. Sadiqabad. | 1986-87 |
| 33. Khanpur. | 7th Plan |
| 34. Tarlai Kalam. | 7th Plan |
| 35. Pindi Gheb. | 7th Plan |
| 36. Kahuta. | 7th Plan |
| 37. Pind Dadan Khan. | 7th Plan |
| 38. Sohawa. | 7th Plan |
| 39. Talagang. | 7th Plan |
| 40. Isa Khel. | 7th Plan |
| 41. Mankera. | 7th Plan |
| 42. Kalurkot. | 7th Plan |
| 43. Phalia. | 7th Plan |
| 44. Shahpur. | 7th Plan |

| | | |
|---|---|---|
| 45. | Nurpur Thall. | 7th Plan |
| 46. | Ferozewala. | 7th Plan |
| 47. | Jampur. | 7th Plan |
| 48. | Taunsa. | 7th Plan |
| 49. | Alipur. | 7th Plan |
| 50. | Lodhran. | 7th Plan |
| 51. | Fort Abbas. | 7th Plan |
| 52. | Minchinabad. | 7th Plan |
| 53. | Liaquat Pur. | 7th Plan |

**Sind**

| | | |
|---|---|---|
| 1. | Kandkot. | 7th Plan |
| 2. | Ghotki. | 7th Plan |
| 3. | Kamber Aki Khan. | 7th Plan |
| 4. | Shahdad Kot. | 7th Plan |
| 5. | Tando Allah Yar. | 1987-88 |
| 6. | Khipro. | 1986-87 |
| 7. | Shahdadpur. | 1987-88 |
| 8. | Golarchi. | 7th Plan |
| 9. | Matli. | 7th Plan |
| 10. | Tando Bago | 7th Plan |
| 11. | Kashmore. | 7th Plan |
| 12. | Thul. | 7th Plan |
| 13. | Gari Khero. | 7th Plan |
| 14. | Mirpur Mathelo. | 7th Plan |
| 15. | Ubaro. | 7th Plan |
| 16. | Kanpur. | 7th Plan |
| 17. | Lakhi. | 7th Plan |
| 18. | Garhi Yaseen. | 7th Plan |
| 19. | Dokri. | 7th Plan |
| 20. | Miro Khan. | 7th Plan |
| 21. | Rato Dero. | 7th Plan |
| 22. | Warah. | 7th Plan |
| 23. | Mirpur Bhutto | 7th Plan |

| | | |
|---|---|---|
| 24. | Kandiaro. | 7th Plan |
| 25. | Noshero Feroze. | 7th Plan |
| 26. | Sakrand. | 7th Plan |
| 27. | Faiz Ganj. | 7th Plan |
| 28. | Kot Diji. | 7th Plan |
| 29. | Nara. | 7th Plan |
| 30. | Gambat. | 7th Plan |
| 31. | Mirwah. | 7th Plan |
| 32. | Johi. | 7th Plan |
| 33. | Khairpur Nathan Shah. | 7th Plan |
| 34. | Mehar. | 7th Plan |
| 35. | Bullah Khan Thana. | 7th Plan |
| 36. | Sinjoro | 7th Plan |
| 37. | Chachro. | 7th Plan |
| 38. | Digri. | 7th Plan |
| 39. | Dipplo. | 7th Plan |
| 40. | Mithi. | 7th Plan |
| 41. | Umer Kot. | 7th Plan |
| 42. | Nagar Parker. | 7th Plan |
| 43. | Gora Bari. | 7th Plan |
| 44. | Mirpur Bathero. | 7th Plan |
| 45. | Mirpur Sakri. | 7th Plan |
| 46. | Jaji. | 7th Plan |
| 47. | Kote Bunder. | 7th Plan |
| 48. | Kharo Chum. | 7th Plan |
| 49. | Shah Bunder. | 7th Plan |

**N.W.F.P.**

| | | |
|---|---|---|
| 1. | Batkhela. | 7th Plan |
| 2. | Dasu. | 7th Plan |
| 3. | Hangu. | 1987-88 |
| 4. | Khaar. | 7th Plan |
| 5. | Tank. | 7th Plan |
| 6. | Parachinar. | 1987-88 |

| | | |
|---|---|---|
| 7. | Miranshah. | 7th Plan |
| 8. | Timargara. | 1986-87 |
| 9. | Drosh. | 7th Plan |
| 10. | Malkot. | 7th Plan |
| 11. | Turko. | 7th Plan |
| 12. | Mastuj. | 7th Plan |
| 13. | Daggar Bonair. | 7th Plan |
| 14. | Babozai. | 7th Plan |
| 15. | Barikot. | 7th Plan |
| 16. | Charbagh. | 7th Plan |
| 17. | Kobal. | 7th Plan |
| 18. | Matta. | 7th Plan |
| 19. | Behrain | 7th Plan |
| 20. | Khawaza Khela. | 7th Plan |
| 21. | Malakand. | 7th Plan |
| 22. | Sanranizai. | 7th Plan |
| 23. | Laki Marwat. | 7th Plan |
| 24. | Kohistan. | 7th Plan |
| 25. | Pattan. | 7th Plan |
| 26. | Batgram. | 7th Plan |
| 27. | F.R. Kaladakha. | 7th Plan |
| 28. | Bajaur. | 7th Plan |
| 29. | Usman Khel. | 7th Plan |
| 30. | Mahmand. | 7th Plan |
| 31. | Salarzai. | 7th Plan |
| 32. | Kulachi. | 7th Plan |
| 33. | Ghallanai. | 7th Plan |
| 34. | Yakeghund. | 7th Plan |
| 35. | Utaman Khel. | 7th Plan |
| 36. | Halimazi. | 7th Plan |
| 37. | Saji. | 7th Plan |
| 38. | Upper Mahmand. | 7th Plan |
| 39. | Pindiali. | 7th Plan |
| 40. | Khuram F.R. | 7th Plan |

| | | |
|---|---|---|
| 41. | Lower Khuram. | 7th Plan |
| 42. | Landi Kotal. | 7th Plan |
| 43. | Khyber. | 7th Plan |
| 44. | Jamarud. | 7th Plan |
| 45. | Central Orakzai. | 7th Plan |
| 46. | Ismailzai. | 7th Plan |
| 47. | Lower Orakzai. | 7th Plan |
| 48. | Upper Orakzai. | 7th Plan |
| 49. | Datta Khel. | 7th Plan |
| 50. | Ghulam Khan | 7th Plan |
| 51. | Wana. | 7th Plan |
| 52. | Ladha. | 7th Plan |
| 53. | Razmak. | 7th Plan |
| 54. | Tiarza. | 7th Plan |
| 55. | Sararogha. | 7th Plan |
| 56. | Sarwaki. | 7th Plan |
| 57. | Dir. | 7th Plan |
| 58. | Munda. | 7th Plan |
| 59. | Adamzai. | 7th Plan |
| 60. | Balakot. | 7th Plan |
| 61. | Wari. | 7th Plan |

**Baluchistan**

| | | |
|---|---|---|
| 1. | Punjgur. | 7th Plan |
| 2. | Turbat. | 1987-88 |
| 3. | Kharan. | 1987-88 |
| 4. | Gawadar. | 7th Plan |
| 5. | Nushki. | 7th Plan |
| 6. | Kohlu. | 7th Plan |
| 7. | Loralai. | 1987-88 |
| 8. | Zhob. | 1987-88 |
| 9. | Tump. | 7th Plan |
| 10. | Dasht. | 7th Plan |
| 11. | Mashkhel. | 7th Plan |

| | | |
|---|---|---|
| 12. | Pasni. | 7th Plan |
| 13. | Dalbandin. | 7th Plan |
| 14. | Harnai. | 7th Plan |
| 15. | Sui. | 7th Plan |
| 16. | Mahmund. | 7th Plan |
| 17. | Musakhel. | 7th Plan |
| 18. | Dukki/Sinjawi. | 7th Plan |
| 19. | Barkhan. | 7th Plan |
| 20. | Kakkar Khurasan. | 7th Plan |
| 21. | Sheerani. | 7th Plan |
| 22. | Lower Zhob. | 7th Plan |
| 23. | Upper Zhob. | 7th Plan |
| 24. | Awaran. | 7th Plan |
| 25. | Wadh. | 7th Plan |
| 26. | Mastung. | 7th Plan |
| 27. | Gajri. | 7th Plan |
| 28. | Khanraji. | 7th Plan |
| 29. | Kachhi. | 7th Plan |
| 30. | Mehmand. | 7th Plan |
| 31. | Gandawa. | 7th Plan |
| 32. | Machh. | 7th Plan |
| 33. | Nasirabad. | 7th Plan |
| 34. | Patfeeder. | 7th Plan |
| 35. | Usta Mohammad. | 7th Plan |
| 36. | Pishim. | 7th Plan |
| 37. | Chamman. | 7th Plan |

(b) No.

The following divisional and district headquaters have not been provided with telex facility.

| Punjab | Sind | NWFP | Baluchistan |
|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 |
| 1. Attock | 1. Badin | 1. Chitral | 1. Punjab |
| 2. Jhelum. | 2. Jacobabad | 2. Saidu Sharif | 2. Turbat |
| 3. Chakwal | 3. Shikarpur | 3. Malakand | 3. Kharan |
| 4. Mianwali | 4. Nawabshah | 4. Bannu | 4. Gwadur |
| 5. Bhakkar | 5. Khairpur | 5. Dasu | 5. Nushki (Chagai) |
| 6. Gujrat | 6. Dadu | 6. Mansehra | 6. Sibi |
| 7. Khushab | 7. Sanghar | 7. Kohat | 7. Kohlu Agency |
| 8. Toba Tek Singh | 8. Tharparkar | 8. Khar (Bajaur Agency) | 8. Loralai |
| 9. Jhang | 9. Thatta | 9. Mehmand Agency | 9. Zhob |
| 10. Sheikhupura | 10. | Parachinar | 10. Khuzdar |
| 11. Kasur | | 11. Khybar Agency | 11. Kalat |
| 12. D.G. Khan | | 12. Orakzai Agency | 12. Hub |
| 13. Rajanpur | | 13. Miranshah (North Waziris-tan Agency). | 13. Kachhi |
| 14. Muzaffargarh | | 14. Wana (South Waziristan Agency) | 14. Nasirabad |
| 15. Leiah | | 15. Dir. | 15. Pishin. |
| 16. Vehari | | | |
| 17. Sahiwal | | | |
| 18. Okara | | | |
| 19. Bahawalnagar | | | |
| 20. Rahimyar Khan | | | |

**میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی:** منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے کہ یہ سب ساتویں منصوبے میں شامل ہوں گے' یہ ۲۱۹ سے ۲۲۰ آئیٹم ہیں،...............

**Malik Nasim Ahmad Aheer:** Sir, I think, I have provided the answer in detail and I do hope that this target should be met.

**جناب چیئرمین:** ارادے نیک نظر آتے ہیں۔

**میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی:** ٹیلیکس کی بابت انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا کہ وہ بھی میسر ہو گا یا نہیں ہو گا؟

**Malik Nasim Ahmad Aheer:** Sir, we are trying to expand the telecommunication services in the country and I think, this will be also a part of it.

**Mr. Chairman:** Next question Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi.

## CENSORSHIP ON PRIVATE MAIL

13. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the private mail of Pakistan is not only intercepted, but is also with held and destroyed ;

(b) whether it is also a fact that the letters are opened without a magisterial warrant and in the presence of the addresses ; and

(c) the reasons for postal delay caused between Karachi and Peshawar?

**Malik Nasim Ahmad Aheer:** (a) No. As a sacred trust every mail article is transmitted with utmost care and promptitude by the Post Office.

(b) No.

(c) Mail posted at Peshawar for delivery at Karachi and *vice-versa* is airlifted to its destination as quickly as possible.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: میں وزیر محترم سے عرض کروں گا کہ میں نے پچھلے ہفتے وزیر داخلہ صاحب کو اپنے دو خط دیئے جو سنسر شدہ تھے ایک میرا اپنا ذاتی اور ایک میری بیٹی کا اور منسٹر صاحب اس پر گواہی دیں گے' دوسرے میں نے یہ پوچھا تھا کہ جب یہ خط سنسر ہوتے ہیں تو کیا وہاں مجسٹریٹ ہوتا ہے یا ایسے ہی سنسر ہو جاتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں یہ جاننا چاہوں گا کہ جو میرے خطوط سنسر ہوئے تھے' وہ کس قانون کے مطابق سنسر ہوئے تھے؟

ملک نسیم احمد آہیر: میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ یہ بات توانہوں نے وزیر داخلہ صاحب کو لکھی تھی اگر میرے نوٹس میں وہ لاتے تو میں یقیناً اس کی انکوائری کرتا' لیکن حکومت کی کم از کم اس قسم کی قطعاً کوئی پالیسی نہیں ہے ہم اس کو مقدس امانت سمجھتے ہیں اور یقیناً بغیر سنسر کے ڈاک ان کو پہنچنی چاہئے جن کی طرف یہ بھیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی ایسی شکایت ہے تو

آپ ازراہ کرم مجھے بتائیے میں اس کی تحقیقات کرنے کے لئے تیار ہوں اور اس سلسلے میں آپ نے جو وزیر داخلہ صاحب کو خط لکھا ہے اس کا جواب تو یقیناً وہی عنایت فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین: کیا وزیر داخلہ صاحب اس پر کوئی روشنی ڈالیں گے؟

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! معزز سینیٹر صاحب نے میرے پاس دو لفافے بھیجے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو کھولا گیا ہے یا ان کو سنسر کیا گیا ہے' اس کے متعلق جناب میں نے مفصل انکوائری طلب کی ہے' یا تو یہ غلط فہمی ہے یا اگر ہوا ہے تو کس کے آرڈر سے ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے۔ جب اس کا جواب آئے گا تو میں پھر حاضر کر دوں گا۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: جناب یہ پیسے تو ہوائی ڈاک کے لیتے ہیں مگر خط میرے خیال میں بذریعہ ریل ہی بھیجتے ہیں۔ کراچی سے خط آنے میں تقریباً دس دن لگ جاتے ہیں اور ائیر میل اگر امریکہ یا انگلینڈ سے آتی ہے تو وہ دس بارہ دن میں پشاور پہنچتی ہے۔

جناب چیئرمین: شکایت ایئر میل کے متعلق ہے کہ وہ دیر سے پہنچتی ہے؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: جناب یہ ائیر میل سے متعلق ہے یہ لکھا ہوا ہے کہ

Mail posted at Peshawar for delivery at Karachi and *vice-versa* is airlifted to its destination as quickly as possible.

میں یہ اس لئے پوچھنا چاہتا ہوں کیوں کہ میرے خطوط ائیر میل والے بھی کراچی سے دیر سے آتے ہیں اور باہر سے تو دو ہفتے کے بعد آتے ہیں' ایسا کیوں ہے؟

ملک نسیم احمد آہیر: میں اس سلسلے میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کی شکایت کا نوٹس لیا جائے گا اور یہ دیکھا جائے گا کہ بڑی تیزی سے اور سبک رفتاری سے یہ سروس عمل میں آئے اور آئندہ انشاء اللہ اس قسم کی کوئی شکایت نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات ختم ہوا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب چیئرمین! اس ایوان میں ۸۷ معزز اراکین ہیں اور آج کے دن میں تقریباً دس یا بیس منٹ کا وقفہ سوالات ہوا۔ تو کیا حکومت نے ان کے لئے کوئی ہدایات بھیجی ہیں کہ آپ سوالات نہ بھیجیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس کو چلانا چاہئے لیکن دلچسپی کا مظاہرہ نہیں ہو رہا۔

جناب چیئرمین: ہم وہی سوال وزیر صاحب کے سامنے کر سکتے ہیں جو آپ حضرات پوچھیں میں اپنی طرف سے تو سوال نہیں بنا سکتا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب آپ ہمارے چیئرمین ہیں، ہم آپ کے نوٹس میں لا سکتے ہیں اور آپ کے سامنے فریاد کر سکتے ہیں۔ لہٰذا آپ یہ فریاد اپنے توسط سے ان کو پہنچا دیں تو اس ہاؤس کا وقار مجروح نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: میں ان کو یہ فریاد پہنچا دیتا ہوں اور ہاؤس کا وقار بالکل مجروح نہیں ہو گا۔

لیفٹننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: جناب چیئرمین! آپ ہم سب کے لئے سوالوں کی ایک ایک فہرست بنا کر دے دیجئے۔ ہم حکومت کے سامنے پیش کر دیں گے۔

**جناب چیئرمین: یہ بھی کر لیں گے اگر یہی کرنا ہے۔ اب رخصت کی درخواستیں لیتے ہیں۔**

---

## LEAVE OF ABSENCE

**جناب چیئرمین: حاجی اکرم سلطان نے ناگزیر وجوہات کی بنا پر ایوان سے دس تا پندرہ** مارچ، رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین: جناب ذوالفقار علی شاہ جاموٹ نے چند ناگزیر ذاتی وجوہات کی بنا پر ایوان سے ۱۰ تا ۱۷ مارچ، رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں؟**

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین: جناب احمد میاں سومرو نے ایک ضروری کام کی بنا پر ایوان سے ۱۲ مارچ، کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں؟**

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین: میر نبی بخش زہری صاحب نے ناسازی طبع کی بنا پر ایوان سے ۱۰ تا ۱۵ مارچ، رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں؟**

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب اختر نواز خان نے نجی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۱۲ مارچ تا اختتام حالیہ اجلاس ' رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پیر عباس شاہ صاحب نے اپنی بیماری کی بنا پر ایوان سے ۱۲ مارچ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد علی خان نے ناسازی طبع کی بنا پر ایوان سے آج کے لئے رخصت کی ہے۔ کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTIONS ;

جناب چیئرمین: پریولج موشنز۔ وزیر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں وہ نمٹا لیں گے۔ موشن نمبر ۳ ' جناب مولانا کوثر نیازی صاحب کے نام پر ہے۔

مولانا کوثر نیازی: کاپی منگوا دیں۔

جناب چیئرمین: کاپی شاید ٹیبل پر ہو گی۔

مولانا کوثر نیازی: میں نے دیکھی ہے۔ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں ہے۔ (اسٹاف سے) کاپی دے دیجئے۔ اسی مضمون پر ایک اور اسی نوعیت کی ایک موشن جناب جاوید جبار صاحب کی ہے in the meantime وہ پڑھ لیجئے۔

## *RE* : DECISION TO STOP THE RELEASE OF GOVT. ADVERTISEMENT TO DAILY 'MUSLIM'

**Mr. Javed Jabbar:** Thank you, Mr. Chairman, I ask for leave to move that the privilege of this House as part of the Federal Parliament from which the executive arm of the State, the Federal Government derives its *locus standi* has been breached by the action taken by the Federal Ministry of Information against the newspaper 'The Muslim' in suspending the placement of government controlled advertising in this newspaper which represents a direct attack on the

[Mr. Javed Jabbar]

independence and freedom of the press by depriving a newspaper of its just and due share of publicly funded advertising. This action by the government lowers the credibility of Parliament which is charged with the duty to preserve and protect fundamental rights and thus constitutes an action impeding and obstructing parliament from performing its functions. I move that this breach of privilege be discussed in the House. Thank you.

جناب چیئرمین: مولانا صاحب آپ کو نقل مل گئی ہے۔ تو آپ بھی سنا دیجئے۔

مولانا کوثر نیازی: جی ہاں، اس ایوان میں وزیر اعظم سے لے کر وزرائے اطلاعات تک، اراکین سینیٹ کو یہ یقین دہانی کراتے رہے ہیں کہ موجودہ سول حکومت آزادی صحافت کی علمبردار ہے اور وہ اشہارات اخبارات کے دائرہ اثر اور ان کی اشاعت کی بنیاد پر جاری کرتی ہے لیکن اسلام آباد کے واحد انگریزی اخبار "مسلم" کو ایک انٹرویو چھاپنے کی پاداش میں سرکاری اشتہارات سے محروم کر دیا گیا ہے۔ جس سے آزادی صحافت کے متعلق اس ایوان میں کئے جانے والے وعدوں کو توڑ دیا گیا ہے۔ یہ صورت حال ایوان کے استحقاق کے منافی ہے۔ لہٰذا میں تحریک کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر ایوان میں غور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: اسی مضمون سے ملتی جلتی ایک اور تحریک، جناب طارق چوہدری صاحب کی ہے وہ بھی سنا دیں۔

جناب محمد طارق چوہدری: شکریہ جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، میں تحریک کرتا ہوں کہ باخبر ذرائع سے مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ حکومت پاکستان نے روزنامہ "مسلم" کے سرکاری اشہارات پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اخبارات کو سرکاری اشہارات کے ذریعے حکومت کا اپنے دباؤ میں رکھنے کا حربہ نہ صرف اخبارات کی آزادی پر ناروا قدغن ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی عوامی سرمائے کا غلط استعمال بھی ہے۔ ایک سیاسی پارٹی کی حکومت کا قومی سرمائے کو حکومتی پالیسیوں کے لئے یک طرفہ طور پر خرچ کرنا اس ایوان کے اس حق کو مجروح کرتا ہے کہ وہ بنیادی انسانی حقوق کا محافظ ہے اور یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ آئین میں دیئے ہوئے حقوق کی حفاظت کرے اور قومی سرمایئے کو ذاتی پسند و ناپسند پر نہیں بلکہ قومی ضرورتوں پر صرف ہونا یقینی بنائے۔ لیکن ان اصولوں کی خلاف ورزی سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا

استحقاق مجروح کیا گیا ہے اور میں درخواست کرتا ہوں کہ میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر کے ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے۔

**Mr. Chairman:** Is it being opposed?

**Mr. Wasim Sajjad:** Yes, Sir.

جناب چیئرمین : تو مختصراً اگر آپ لوگ اپنی اپنی موشن کی تشریح کرنا چاہیں تو کر دیجئے۔

Please confine yourself to the admissibility.

**Mr. Javed Jabbar:** Mr. Chairman, Sir, two arguments on admissibility are already contained unfortunately or fortunately within the text of the privilege motion itself, Sir, so I shall not repeat them—one being the attack on freedom of the Press, the other being that parliament is a custodian of fundamental rights, and the third being that because government controlled advertising deals with public money, therfore, it represents a breach of the privilege of the House. I will only add, Sir, that this has become unfortunately part of an accepted convention and tradition of all the governments of Pakistan to use government controlled advertising as a lever and a weapon to control or de-control dissent and I do not think that a government that claims to have restored fundamental rights should itself contradict or should itself perpetuate this most reprehensible practice. It is within my knowledge that within the past ten days at least three advertisements that have apeared in all other major newspapers have been withheld from this particular newspaper and the most interesting or uncontradictable aspect of this whole subject is the fact that for the very reasons why this supposed action has been taken against this particular newspaper to the best of my knowledge, Sir, there are at least two other publications that have published not only this material but further amplification on the same theme, yet no action has been taken against them. Therefore, it is a discriminatory act in addition to being a violation of fundamental rights. Thank you.

جناب چیئرمین : جناب مولانا کوثر نیازی صاحب۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں اس Unfortunate انٹرویو کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ جس کی وجہ سے یہ صورت حال پیدا ہوئی لیکن اگر اجازت ہو تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں بشرطیکہ آپ اجازت دیں۔ گورنمنٹ کی کیا کوتاہیاں ہیں میں بتا سکتا ہوں.......................... (مداخلت)

جناب چیئرمین: اسی تحریک کی admissibility پر آپ بات کریں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! جیسا کہ میں نے اس میں کہا میں دوستوں کے تقاضے کے باوجود اس تفصیل میں نہیں جاتا کہ اس کی وجہ سے کس طرح ملک کے ایک نامور اور قابل صحافی کو جبراً اپنے اخبار سے مستعفی ہونا پڑا' حکومت کے پریشر کی وجہ سے 'اور پھر حکومت نے اس اخبار کے اشہارات بند کر دیئے اور طریقہ یہ اختیار کیا کہ کوئی written آرڈر تو اس کے لئے جاری نہیں کیا تاکہ بطور سند اس کو پیش نہ کیا جاسکے۔ لیکن زبانی کلامی ہر جگہ یہ احکام جاری کر دیئے گئے کہ یہ اخبار ناپسندیدہ ہے اور اس کو اشہارات نہ دیئے جائیں۔ حالانکہ اس ایوان میں اب تک حکومت کے تین وزرائے اطلاعات یہ یقین دہانی کرا چکے ہیں اور یہ اعلان کر چکے ہیں کہ اشہارات اخبارات کی پالیسی کی بنیاد پر جاری نہیں کئے جاتے بلکہ یہ ان کے دائرہ اثر اور ان کی اشاعت کی بنیاد پر جاری کئے جاتے ہیں اور "مسلم" اسلام آباد کا واحد انگریزی اخبار ہے جو اپنے دائرہ اثر کی بنا پر ایک ایسا حلقہ رکھتا ہے جس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ بریچ آف پریولج کیسے ہے۔ ایک بات وہ ہے جسے آپ وزراء کی یقین دہانی کہتے ہیں کہ اس ایوان میں کبھی کسی مسئلے پر کوئی وزیر یقین دہانی کرا دیتا ہے اور پھر وہ پوری نہیں ہوتی۔ اس کے بارے میں آپ نے بجا طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ اس سے استحقاق مجروح نہیں ہوتا ہے۔ لیکن ایک وہ پالیسی ہے جس کی بنیاد پر موجودہ سول حکومت بنی ہے' قائم ہوئی ہے اور موجودہ سول حکومت اسی پارلیمنٹ کی تخلیق اور اسی پارلیمنٹ کا حصہ ہے وہ سینیٹ اور قومی اسمبلی کے اراکین پر مشتمل ہے اور اس سول حکومت کے جو اغراض و مقاصد ہیں اور جنہیں علی الاعلان یہاں وزیر اعظم نے اور ان کے وزراء نے بطور پالیسی سٹیٹمنٹ پیش کیا ہے' وہ یہ ہے کہ یہ سول حکومت آزادی صحافت میں یقین رکھتی ہے اگر یہ پروگرام اور یہ پالیسی جس پر موجودہ سول حکومت قائم ہوئی ہے' وہ سول حکومت جو اس پارلیمنٹ کا حصہ ہے جو اس کے بطن سے

تخلیق ہوئی ہے اگر وہ پالیسی fulfil نہیں ہوتی ہے اور اس کے خلاف کوئی عمل ہوتا ہے تو اس سے یقیناً اس پارلیمنٹ کا استحقاق مجروح ہوتا ہے' اس ایوان پر ضرب آتی ہے اور اس کا وقار لوگوں کی نگاہوں میں گر جاتا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ ایسا ہے جسے پریولج کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور وہ اس بات کا جائزہ لے کہ حکومت کے اس اقدام سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اور پارلیمنٹ کا وقار جس طرح متاثر ہوا ہے۔ اس سول حکومت پر حرف آنے کی وجہ سے اور جس طرح کہ یہ سینٹ اور قومی اسمبلی اس کی زد میں آئے ہیں' اس کا تدارک کیسے کیا جائے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: شکریہ' جناب طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین! مولانا نے کافی تفصیل کے ساتھ اس موضوع پر روشنی ڈالی ہے "مسلم" اخبار کے خلاف یہ کارروائی اس اخبار کے ایڈیٹر کی اسی غیر ذمہ دارانہ حرکت کی وجہ سے ہوئی جس میں وہ ایک ہندوستانی صحافی کو اپنے ہمراہ ڈاکٹر قدیر کے مکان پر لے گیا اور اس کے نتیجے میں وزارت اطلاعات کے دباؤ پر انہیں اس اخبار سے مستعفی ہونا پڑا۔ لیکن "مسلم" اخبار کے اشتہارات کو بند کر دینا یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ ٹیلیویژن' ریڈیو اور زیادہ تر اخبارات ٹرسٹ کے ذریعے سے جو پہلے ہی حکومت کی ظالمانہ مٹھی میں ہیں' ایسی صورت میں صرف چند قومی اخبارات اس کی دست برد سے بچتے ہیں جن کے ذریعے سے سچی' اچھی اور واضح خبر ہم تک پہنچ سکے۔ اور میں بحیثیت پاکستانی کے اور پارلیمنٹ کے ممبر ہونے کی حیثیت سے پارلیمنٹ کی یا سینٹ کی کارروائی میں واضح طور پر ٹھیک طریقے سے حصہ نہیں لے سکتا' جب تک کہ مجھے واضح سچی اچھی اور دو ٹوک خبر موصول نہ ہو۔ لیکن حکومت قومی سرمائے کو اپنی ذاتی خواہشوں کے مطابق صرف کرتی ہے۔ ہر اخبار کا ساٹھ ستر فیصد آمدنی کا حصہ' ان اشہارات کی آمدنی سے پورا کیا جاتا ہے' جو سرکار نے اپنی تحویل میں لے رکھے ہیں اور اب تو نیوز پیپر کوٹہ بھی سرکار کی مٹھی میں ہے ایسی صورت میں اس کوٹے کو یا قومی سرمائے کو جو حکومت کا یا کسی پارٹی کا ذاتی سرمایہ نہیں ہے' اس لیور کے طور پر استعمال کرنا کہ اخبارات اس کی خواہش اور اس کے دباؤ کے اندر رہیں اور اس کی مرضی اور پالیسیوں کے مطابق چلیں اس طرح وہ ان اخبارات سے بھی ہمارے اور قوم کے اعتماد کو اٹھا دے گا جس طرح

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

کہ ہمارا اعتماد پہلے ہی اپنے قومی ذرائع ابلاغ پر نہیں ہے۔ لہٰذا میں درخواست کرتا ہوں کہ اس صورت حال کا نوٹس لیا جائے۔

جناب چیئرمین شکریہ! جناب حسن۔ اے۔ شیخ صاحب۔

**Mr. Hasan A. Shaikh:** Personally I don't understand that how it has breached the privilege of the Senate or of a member of the House. It is stated that the Senate is the custodian of fundamental rights, I beg to differ. The custodian of fundamental rights are the High Courts and the Supreme Court and anybody who is aggrieved, whose fundamental rights have been violated can go to the High Court under Article 199 and get that redressed. It is not the Senate or the parliament which gives him redress as far as fundamental rights are concerned. I don't know whether the government has withdrawn the advertisements from this newspaper but if that has been done it is the very very light punishment. The gentleman concerned has done something which has disgraced Pakistan all over the world.

**Mr. Chairman:** I think the motion does not deal with that. The motion is concerned only with the stoppage of advertisement to the 'Muslim', as a newspaper. Don't bring in the character of that gentleman because that is not in dispute. It is not being discussed.

**Mr. Hasan A. Shaikh:** His name was quoted that he took the gentleman to...........

**Mr. Chairman:** Well those facts are known.

**Mr. Javed Jabbar:** With the knowledge of the government.

**Mr. Chairman:** But they are not within the knowledge of the government actually.

**Mr. Hasan A. Shaikh:** What with the knowledge of the government? You people have been doing it without the knowledge of the government.

**Mr. Chairman:** No cross talk please.

**Mr. Javed Jabbar:** Mr. Chairman, the appointment was procured 24 hours after it was requested. This is public knowledge which the Editor will confirm.

**Mr. Chairman:** That is not the issue before us, please, confine yourself to what is relevant.

Minister for Information.

**قاضی عبدالمجید عابد** : جناب والا ! جیسا کہ آپ کو اور اس ایوان کو معلوم ہے کہ میں خود صحافی رہا ہوں اور اخباروں سے وابستہ رہا ہوں میری خود اخباریں رہی ہیں جو بھی ان کی زندگی کے کیریئر کا دور گزرا ہے یا تو وہ اخباریں معتوب رہیں۔ یا محروم رہیں' مولانا کوثر نیازی صاحب کی فصاحت و بلاغت کا تو میں قائل ہوں ان کی عقل و دانش کی وجہ سے انہیں ہمیشہ فضیلت مآب سمجھتا ہوں اور پھر یہ بھی کہ وہ خود بھی وزیر اطلاعات رہ چکے ہیں ان کو بھی شاید یہ بات یاد ہوگی کسی زمانے میں ہم بھی ان کے پاس شکایت کیا کرتے تھے محرومی کی اور اشتہارات بند کرنے کی۔ حتیٰ کہ یہاں تک بھی ہوا کہ اخبار کو آرڈر یہ ہوا کہ کل یہ اخبار نہیں نکلنا چاہئے۔ بہرحال وہ چیزیں الگ ہیں۔ یہاں ایک تو میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ایوان کا استحقاق کس طرح مجروح ہوا' انفرادی یا اجتماعی۔ سوال یہ ہے کہ پہلے تو یہ حقیقت پر مبنی بات نہیں ہے کہ "مسلم" پر کسی قسم کا پریشر ڈالا گیا کہ اس کے ایڈیٹر کو کسی بھی بنا پر علیحدہ کیا جائے.................... (مداخلت)

**جناب چیئرمین** : وہ بھی سوال نہیں ہے۔ سوال ہے یہ اشہارات کا۔

**قاضی عبدالمجید عابد** : اشتہارات کے متعلق ہماری طرف سے کوئی ہدایات نہیں ہیں اور نہ ہی حکومت نے کوئی ایسا قدم اٹھایا ہے۔ البتہ یہ ہے کہ اشتہارات کسی اخبار کا استحقاق نہیں ہوتا یہ پالیسی ساری دنیا میں چلتی ہے اور یہاں تو یہ سلسلہ بالخصوص رہا ہے۔ جیسے انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ حکومت تو committed ہے آزادی صحافت کے لئے' لیکن آزادی صحافت بھی وہ جو اس آئین میں دی گئی ہے آزادی صحافت وہ نہیں کہ جس سے ملک کے وجود کو خطرہ پیدا ہو یا ملک کے مفادات پر ایسی کاری ضرب لگے جس کی اس وقت' میں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا۔ میں یہیں تک گزارش کروں گا کہ یہ گورنمنٹ' محمد خان جونیجو صاحب کی' یہ حکومت

[Qazi Abdul Majid Abid]

پہلے بھی آزادئ صحافت کی قائل تھی اور اس پر پورا اس کا یقین تھا اور اب بھی ہماری پالیسی یہی ہے یہ تو "مسلم" کے ایسے مہربان دوست نکلے ہیں جو از خود ان کے کیس کو Prejudice کر رہے ہیں۔ میں ان سے عرض کروں گا کہ آپ چھوڑیئے یہ ہمارے درمیان ایسا کوئی معاملہ ہو گا۔ میری خود ان کے مالکان سے دوستی بھی ہے اور ایڈیٹروں سے بھی دوستی ہے ہم آپس میں بیٹھ کر جو بات ہوگی وہ کر لیں گے لیکن یہ اس طرح سے جو agitation as campaign بہانہ بنا کر کہ "مسلم" کے اشہارات بند کر دیئے گئے' میں سر آپ کو کاپیاں دکھا سکتا ہوں کہ استعفیٰ کے بعد بھی اس اخبار کو تمام جو حکومت کے اداروں کی طرف سے اشتہارات ملے ہیں' ملتے رہے ہیں۔ لیکن کبھی یہ کم بھی ہوتے ہیں۔ یہ اشتہارات کا دستور ہے جب زیادہ ہوتے ہیں تو زیادہ ملتے ہیں جب اشتہارات ہی کم ہوتے ہیں یعنی کوئی ایسا فیز بھی آتا ہے جس میں اخباروں کے اشتہارات کم بھی ہو جاتے ہیں۔ تو خواہ مخواہ ان کے کیس کو campaign نہ کریں ہم مسلسل کئی دنوں سے یہ Prejudice دیکھ رہے ہیں یہ ان کے حق میں نہیں جائیگی اور اس سے میں کوئی threat نہیں کر رہا ہوں لیکن ہمارے لئے کوئی ایسے اسباب نہ پیدا کئے جائیں جس سے خواہ مخواہ ہمارے اور "مسلم" کے درمیان کوئی غلط فہمی پیدا ہو۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب جاوید جبار صاحب۔

**Mr. Javed Jabbar:** Mr. Chairman, I would have taken recourse to a point of order because Mr. Chairman, I have a great deal of respect for Kazi Sahib. He is a senior and distinguished journalist but as a Minister for Information, surely when he makes a statement on the floor of the House that no discrimination has been practised against this newspaper, I hope he has taken extra care to assess the accuracy of the information fed to him. For example, Sir, I will cite to you a case where the Press Information Department has struck off the name of this particular newspaper in connection with the forthcoming supplement, whereas by tradition in the past years whenever the other newspaper, also on the same list which is a government controlled newspaper, has been allotted a supplement this newspaper has also been allotted a supplement. Also, Sir, in the case of State Cement Corporation, in the case of the Ghee Corporation of Pakistan advertisements of which have appeared in all similarly classified and categorised newspapers in the past ten days, 'The Muslim' is the only major newspaper that has been excluded.

Point No. 2, Sir, and I will not take too much of your time, I take exception to the aproach that the honourable Minister has suggested by implying that if an issue of principle is raised in this House, it is going to adversely or otherwise affect the relationship of the government with the newspaper. I take very strong exception to this because freedom of speech is public property and I am not influenced by the proprietor of 'The Muslim' or the proprietor of the Federal Ministry of Information. I will raise the issue in the public interest and it is up to the government to establish a constructive relationship with the media. It already controls so much of the print media. So, I take exception to the implication that one should not raise an issue only because it may affect the relationship of the government with this newspaper or that newspaper.

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! آپ کچھ فرمانا چاہیں گے؟ بہت ہی مختصر۔

مولانا کوثر نیازی: جی بہت ہی مختصر عرض کروں گا۔ قاضی صاحب کے احترام کے باوجود یہ کہوں گا کہ ممکن ہے ان کے نالج میں ساری صورت حال نہ ہو۔ افسران بالا' وزیر سے بھی اوپر ہوتے ہیں۔ ممکن ہے ان افسران بالا نے ایسا کوئی اقدام کر ڈالا ہو۔ مجھے امید ہے وہ اس کی تحقیق کریں گے اور ایسی کارروائی کریں گے جس سے صورت حال کا تدارک ہو۔ بہر حال ہم نے اپنے دلائل آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں آپ اپنی طبع موزوں اپنی قابلیت اور صلاحیت کے لحاظ سے خود اس کا فیصلہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین: طارق صاحب' آپ کچھ اور بھی کہنا چاہیں گے؟

جناب محمد طارق چوہدری: جی۔ جناب عالی! ہمارے وزیر اطلاعات خود بھی ایڈیٹر ہیں اور انہوں نے ابھی اپنے آخری فقرے میں جو خفی دھمکی دی ہے اس خفی دھمکی پر عمل پہلے سے ہو رہا ہے۔ ہاں' البتہ انہوں نے یہ کہا کہ اخبار کے اشتہارات پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی۔ اس سے میرا یہ خیال ہے کہ جس طرح مولانا نے یہ فرمایا ہے' ابھی تھوڑی دیر پہلے جناب وزیر داخلہ بھی اس بات کا اعتراف کر چکے ہیں' سنسر والے قصے میں' کہ ان کے بھی علم میں نہیں ہے۔ یعنی سنسر ہو رہا ہے' یہ ان کے علم میں نہیں ہے۔ اسی طرح اشتہارات بند ہیں' ان کے علم میں نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سول حکومت آجانے کے باوجود ابھی کوئی اور ایجنسی ہے جس کے پاس حقیقی اختیارات ہیں تو پھر ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہئے۔

**Mr. Chairman:** We are on the question of admissibility of the three motions moved by Mr. Javed Jabbar, Maulana Kausar Niazi Sahib and Muhammad Tariq Chaudhry Sahib. Whether it is correct or it is not correct that any restriction has been imposed on the issuance of advertisements to 'Muslim', that is not the issue. The issue is whether, assuming that such restrictions have been placed, it hurts the privilege of this House because that alone can be a question which is admissible under rule 57 of the Rules of procedure and conduct of Business in the Senate.

To my way of looking at things the impugned action does not in any way impinge upon the independence, sovereignty, dignity or status of this House nor has it any nexus with the working of the House or is in any way connected with or arises out of the functions or duties of the three honourable members who have raised this particular issue. One point which has been stressed and I think this is specifically mentioned in Mr. Javed Jabbar's motion that it has hurt the credibility of Parliament (and he gives the reason) because the Parliament is charged with the duty to protect and preserve the fundamental rights.

It is correct that the Constitution does enshrine fundamental rights under its Article 19 but that right also, as I have stated on a previous occasion, is subject to law and subject to several other conditions as follows :

> "subject to any reasonable restrictions imposed by law in the interest of the glory of Islam or the integrity, security, or defence of Pakistan or any part thereof, friendly relations with foreign states, public order, decency or morality, or in relation to contempt of court............" etc.

I am not going into the point whether the government has acted in accordance with a particular law or not. Here we are only concerned with the point whether the action-right or wrong which the government is alleged to have taken, has in any way violated the fundamental rights and if it has what then is the remedy available. Does the remedy lie with this House or it lies somewhere else. Mr. Hasan A. Shaikh pointed it out and I would also refer you to Article 199 (c) of the Constitution which entrusts this particular duty of the protection of fundamental

rights not as Mr. Javed Jabbar has said to the Senate or to the Parliament but to the courts. I will read that out. It says :

> 199 (c) " on the application of any aggrieved person, make an order giving such directions to any person or authority, including any Government exercising any power or performing any function in, or in relation to, any territory within the jurisdiction of that court as may be appropriate for the enforcement of any of the fundamental rights conferred by Chapter 1 of Part II."

So, it is not actually a matter in which the Senate can intervene. It is not something for the Senate to determine and to adjudicate upon. It is a matter entirely for the courts and if somebody is aggrieved by the impugned order, he can take it to the court under Article 199 (c) of the Constitution.

It was only recently—I think, it was in the last session—that I had to give a ruling on this very point on a matter like which arose in some other connection. This, ruling is before me. I had said that :

> "the constitutionality and legality of a government action taken ostensibly under some law-good, bad or indifferent, cannot be questioned, agitated, discussed, construed or determined in the forum of the Senate because this constitutes the prerogative of the judiciary under the Constitution and as a legislative body we cannot interfere with their jurisdiction as they have no right to interfere with our jurisdiction as far as it relates to matters which arise within the House itself".

So, for these reasons I have to rule it out of order and it is ruled out.

Now we take up adjournment motions but before that....

ایک سوال تصفیہ طلب ہے۔ آج ہم نے 'وہ ایڈجرنمنٹ موشن جو پچھلے سیشن میں ایڈمٹ کی تھی اس پر ایک ڈیبیٹ بھی کرنی ہے۔ میرے خیال میں آٹھ بجے ہم اس پر ڈیبیٹ شروع

[Mr. Chairman]

کردیں رول ۴۳ کے مطابق دو گھنٹے سے زیادہ تو نہیں لیکن دو گھنٹے تک اگر وہ ڈیبیٹ ہو تو اس کی اجازت ہم دے سکتے ہیں۔ تو آٹھ بجے وہ شروع ہو گی اب آپ یہ فیصلہ کر لیں کہ یہ باقی ایڈجرنمنٹ موشنز ہم لے لیں یا آپ وہ ڈیبیٹ شروع کرنا چاہتے ہیں۔ یا آدھ گھنٹہ جو رہتا ہے تو اس میں آٹھ بجے سے پہلے ' ہمارے ایجنڈے پر قانون سازی کا جو کام ہے وہ کرنا ہے۔ اس کا فیصلہ کریں۔

قاضی حسین احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی فرمایئے۔

قاضی حسین احمد: میں نے ایک تحریک التوا دی ہے۔

جناب چیئرمین: میرے پاس نہیں پہنچی۔

قاضی حسین احمد: میں نے خود دی ہے۔ میں نے اس پر دستخط کئے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے دی ہے لیکن مجھ تک ابھی نہیں پہنچی۔ اس کو جب دیکھ لیں گے تو پھر وہ یہاں پر آئے گی۔

قاضی حسین احمد: تحریک التوا ' جناب چیئرمین! میں نے دی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے ضرور دی ہو گی لیکن اس کو ایگزامن کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپ رول ۷۵ کو پڑھیں تو

"You can raise a question only with the permission of the Chair and you have to give the Chair at least an opportunity to read what the motion syas."

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! رولز میں صرف دو گھنٹے کا ذکر ہے کہ دو گھنٹے پہلے دینی چاہئے۔ میں نے آج صبح دی ہے۔

جناب چیئرمین: یہی تو میں عرض کر رہا ہوں کہ وہ ضائع نہیں جاتی وہ کل لے لی جائے گی ' پرسوں لے لی جائے گی۔

قاضی حسین احمد: اگر آپ اس کو نہ لینا چاہیں تو مجھے بتا دیں۔

جناب چیئرمین: میں نے دیکھی ہی نہیں ہے۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! جب میں نے دی ہے تو آپ کو دیکھنی چاہئے تھی۔

یہ آپ کے سیکرٹریٹ کا کام ہے کہ آپ کو دیکھنے کے لئے بروقت دے دیں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس کا نوٹس وقت پر دینا چاہئے۔ ٹھیک ہے آپ نے دیا ہے لیکن جب مجھ تک نہیں پہنچی تو میں اس میں کیا کروں؟

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! اس کا علاج تو آپ کو سوچنا چاہئے۔ اگر ہم بروقت دے دیتے ہیں اور آپ تک نہیں پہنچتی تو ہم اس کا کیا علاج کریں؟ آپ ہی کو علاج کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: یہ معاملہ آج arise ہوا ہے یا اس سے پہلے؟

قاضی حسین احمد: جی؟

جناب چیئرمین: یہ پریولج موشن، جسے میں نے پڑھا ہی نہیں کہ مضمون کیا ہے، لیکن یہ آج کا واقعہ ہے یا اس سے پہلے کا واقعہ ہے؟

قاضی حسین احمد: آپ کچھ فرما دیجئے یا اس پر رولنگ دے دیجئے، ہمیں منظور ہے۔

جناب چیئرمین: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ پریولج موشن اسی سلسلے میں ہے کہ حکومت نے یا پرائم منسٹر نے ایک کمیٹی بنائی تھی جو مارشل لاء کے کیسز کا ریویو کرنا چاہتی تھی۔ وہ تو میں نے پہلے ہی ایڈمٹ کی ہوئی ہے۔

قاضی حسین احمد: اس کے بارے میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: پھر قاضی صاحب مجھے اتنی اجازت دیں کہ میں اسے فرصت کے وقت دیکھ لوں پھر جو بھی ہوگا آپ کو بتا دیں گے۔ جی مولانا کوثر نیازی صاحب۔ تحریک التوا نمبر ۱۔

---

## ADJOURNMENT MOTIONS

### (i) *RE*: EVICTION OF UN-AUTHORISED ACCUPANTS FROM THE GOVERNMENT HOUSES IN G/10-3 AND G/9-2, ISLAMABAD

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میری تحریک کا متن یہ ہے:

میں تحریک کرتا ہوں کہ سینٹ کی معمول کی کارروائی روک کر درج ذیل فوری نوعیت اور اہم واقعہ کو زیر بحث لایا جائے۔

اسلام آباد میں سرکاری ملازمین کی اکثریت گورنمنٹ کے کوارٹروں میں رہائش پذیر

[Maulana Kausar Niazi]

ہے۔ حال ہی میں اسٹیٹ آفس کے ملازمین اسلام آباد کے مختلف سیکٹروں ' خاص کر سیکٹر جی نائن اور جی ٹن میں کوارٹروں کی چیکنگ کر رہے تھے ' اس چیکنگ کے دوران انہوں نے مختلف سرکاری ملازمین کے مکانوں کی الاٹمنٹس کو کینسل کرنے کے نوٹس بھی جاری کئے ہیں اور ابھی مزید الاٹمنٹس کو کینسل کرنے کے نوٹس بھی جاری کر رہے ہیں۔ حالانکہ تمام سرکاری ملازمین اپنے متعلقہ کوارٹروں میں خود ہی رہائش پذیر ہیں جب کہ ان کی انکوائریاں وغیرہ ان کے دفتری اوقات میں کی جاتی ہیں۔ اسٹیٹ آفس کے اس اقدام سے تمام چھوٹے سرکاری ' خاص کر سیکٹر جی ۹ اور جی ۱۰ کے باشندوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ جس سے وہ سرکاری کام بھی ٹھیک طور پر انجام نہیں دے سکتے۔ لہٰذا میں تحریک کرتا ہوں کہ اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

**Mr. Chairman:** Is it being opposed ?

جناب محمد حنیف طیب: جی ہاں۔

جناب چیئرمین : مولانا صاحب ' اگر آپ مزید وضاحت فرمانا چاہیں تو فرمائیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا ! آپ کو شیخ سعدی کا وہ مصرعہ تو یاد ہے کہ

"مزدور خوش دل کند کار بیش"

یہ چھوٹے سرکاری غریب ملازمین ' جب اپنے دفتروں میں ہوتے ہیں اس وقت ان کی غیر حاضری میں ان کے گھروں کی جانچ پڑتال ہوتی ہے اور وہاں صورت حال بسا اوقات کیا ہوتی ہے ' میں آپ کو اس کی ایک مثال دوں کہ ایک سرکاری ملازم نے اپنے ڈپٹی سیکرٹری/او ایس ڈی کو درخواست دی جس پر اس نے باقاعدہ مہر کے ساتھ لکھا ہے کہ

"The facts stated in the aplication are correct".

اس نے اپنی درخواست میں جو لکھا ہوا تھا وہ یہ تھا کہ میں دفتر سے چھٹی لیکر اپنے گھر گیا ہوا تھا اور اپنے بھائی کے لڑکے کو اپنے کوارٹر کی حفاظت کے لئے چھوڑ گیا تھا تاکہ چوری وغیرہ کا خدشہ نہ رہے لیکن جب جانچ پڑتال کرنے والے آئے اور انہوں نے دیکھا کہ خود سرکاری ملازم موجود نہیں ہے تو انہوں نے کینسیلیشن کے آرڈر جاری کر دئے جناب چیئرمین ! اسی طرح اور میرے پاس بہت سارے کیسز ہیں جن میں اسی نوعیت کے جابرانہ اقدامات کئے گئے ہیں۔ اس کی وجہ سے سرکاری ملازمین کا سکون قلب تباہ ہو گیا ہے اور وہ اپنے فرائض ٹھیک طرح سے انجام نہیں دے پا رہے ہیں۔

میں حاجی صاحب سے ' جو ماشاء اللہ بہت نیک دل انسان ہیں ' کہوں گا کہ وہ ازراہ کرم

خصوصی طور پر یہ آرڈر جاری کریں کہ ایسے تمام کوارٹروں کو جنہیں کینسل کیا گیا ہے انہیں فی الوقت بحال کر دیا جائے اور وہ خود اس معاملہ کی انکوائری کریں اور آئندہ یہ احکام جاری کریں کہ سرکاری ملازمین کی غیر حاضری میں ان کے گھروں کی جانچ پڑتال نہ کی جائے، بلکہ سرکاری دفتروں کے اوقات کے بعد وہ جا کر دیکھیں کہ واقعی ان کوارٹروں میں سرکاری ملازمین رہائش پذیر ہیں یا نہیں۔

جناب چیئرمین : جناب حنیف طیب صاحب۔

جناب محمد حنیف طیب : جناب والا ! ۵ اور ۷ جنوری ۱۹۸۷ء کو ایک ڈیٹیلڈ سروے، سیکٹر جی ۱۰ اور آئی ۸ اور آئی ۹ کا کیا گیا تھا۔ ان کوارٹروں کے متعلق یہ شکایت پائی گئی تھی کہ ان میں کچھ کوارٹروں کو جزوی یا کلی طور پر sub-let کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں خاص توجہ طلب بات یہ ہے کہ جو عملہ وہاں سروے کرنے گیا تھا وہ کوئی نچلی سطح کا عملہ نہیں تھا، اس عملہ میں ایک ڈپٹی سیکرٹری بھی شامل تھا اور اس کے علاوہ ۱۸ گریڈ کا ایک اور افسر بھی شامل تھا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کتنے مہذب طریقے سے صرف صحیح صورت حال معلوم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جناب والا ! میں یہ بات بھی اطلاعاً عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ کسی کے کوارٹر کو کینسل نہیں کیا گیا۔ اصل میں پہلے ان کو ایک شوکاز نوٹس serve کیا گیا ہے۔ یہ ان لوگوں کو نوٹس جاری کیا گیا ہے جن کے بارے میں یہ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے کوارٹرز کلی یا جزوی طور پر sublet کیئے ہیں۔ اس شوکاز نوٹس کے جوابات آئے ہیں۔ اب ان جوابات کو کنسیڈر کیا جائے گا اور میں اس ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایسے سرکاری ملازمین کو جن کے بارے میں شکایات پائی گئی ہیں، اس بات کا پورا پورا موقع دیا جائے گا کہ وہ اپنے خلاف لگائے گئے الزام کے ثبوت میں شواہد پیش کریں۔ جس طرح سے بھی وہ ڈی فنڈ کرنا چاہتے ہیں، وہ کریں۔ کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی اور اگر کوئی خصوصی واقعہ ہمارے علم میں لایا جائے کہ فلاں گھر میں زیادتی کی گئی تھی تو اس زیادتی کے خلاف ہم کارروائی کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ ہم نے عملے کو پہلے ہی تلقین کر دی تھی کہ یہ بھی سرکاری ملازمین ہیں اور آپ بھی سرکاری ملازمین ہیں، ان کا خیال رکھا جائے۔ لیکن جہاں تک شکایات کا تعلق ہے،

[Mr. Muhammad Hanif Tayyab]

یہ ضرور دس فیصد پائی گئی تھی۔ اس کے متعلق انکوائری ہو رہی ہے۔ متاثرین سے جوابات موصول ہو رہے ہیں۔ ان جوابات کو دیکھا جا رہا ہے۔ میں فاضل رکن کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تمام افراد کو اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع دیا جائے گا اور کسی کے خلاف کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔

آئندہ سے دفتری اوقات کے بعد چیکنگ کے معاملے کا میں خود جائزہ لوں گا کیونکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ پورا دن دفتر میں کام کرنے کے بعد تھک کر ہم گھر پہنچے ہیں اور اب یہ سروے کرنے آگئے ہیں، یا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ سارا دن دفتر میں کام کرنے کے بعد بازار گئے تھے اور اس عرصہ میں یہ انکوائری کرنے آگئے تھے۔ اس لئے اس بات کا کتنا امکان ہے کہ آئند دفتری اوقات کے بعد ہم کب سروے کیا کریں اس معاملے کے متعلق میں فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم پوری سنجیدگی کے ساتھ اس کا جائزہ لیں گے۔ اس سلسلے میں کسی قسم کی کوئی زیادتی کسی کے خلاف انشاء اللہ نہیں ہوگی۔

جناب چیئرمین: اس یقین دہانی کی روشنی میں مولانا صاحب، کیا آپ اپنی موشن پر اصرار کریں گے؟

مولانا کوثر نیازی: میں عرض کروں گا کہ جو فاضل وزیر صاحب نے کہا کہ ڈپٹی سیکرٹری لیول کے لوگ چیکنگ کے لئے گئے تھے، میں یہ کہتا ہوں کہ یہی تو ظلم ہوا۔ اگر شاید ان ملازمین کی کلاس کے لوگ جاتے تو شاید وہ ان کی حالت کا احساس کر لیتے۔ بڑے سرکاری ملازمین چھوٹے ملازمین کے درد کو کیا سمجھیں گے۔ بہر حال چونکہ وہ خود محنت کش طبقہ کے درد کو جانتے ہیں۔ میں خود ان کی خدمت میں بہت سارے کیسز پیش کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ ان پر بھی توجہ دیں گے جن کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے اور یہ میرا فرض تھا کہ میں اسلام آباد کے نمائندہ کی حیثیت سے یہ کیس یہاں پیش کروں۔ بہر حال ان کی یقین دہانی کے بعد، میں اس مسئلے پر زور نہیں دیتا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب ............

جناب چیئرمین: ناٹ پریسڈ، جناب میرداد خیل صاحب، آپ اس مسئلہ پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جی ہاں جناب۔

جناب چیئرمین : یہ مسئلہ تو اب ختم ہو چکا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل اسی پر تو میں بات کرنا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین اس مسئلہ پر نہیں۔ اگلی تحریک التوا نمبر ۲ مولانا کوثر نیازی۔

(ii) *RE* : POSTERS PASTED ON THE WALLS IN ISLAMABAD **CONTAINING DEROGATORY MATERIAL ABOUT ONE MUSLIM SECT.**

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میری تحریک التوا کا متن یہ ہے۔ "ملک میں شیعہ سنی فسادات برپا کرنے کے لئے ایک گمنام تنظیم "مجاہدین رسالت" کی طرف سے بعض سخت قابل اعتراض پوسٹرز راولپنڈی اسلام آباد اور کراچی میں لگائے گئے ہیں جن میں شیعہ مکتب فکر کو کافر قرار دیتے ہوئے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے اکثریتی فرقہ کے لوگوں کو یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ان سے ہر قسم کا تعلق ختم کر لیں، کراچی میں اسی مضمون کا ایک ہینڈ بل بھی تقسیم کیا گیا ہے اور بعض دیوبندی اور بریلوی علماء نے متفقہ فتوے کا حوالہ دیتے ہوئے شیعہ مسلمانوں کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ٹھہرایا گیا ہے۔ یہ پوسٹرز کئی دنوں سے دیواروں پر چسپاں ہیں مگر انتظامیہ نے نہ تو انھیں دیواروں سے ہٹایا ہے اور نہ ہی ان کے چھاپنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی کو روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔"

**Mr. Chairman:** Is it being opposed?

سید قاسم شاہ : جی ہاں۔

جناب چیئرمین : مولانا صاحب مزید وضاحت فرمانا چاہیں تو فرمائیں۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! ہمارے ملک میں سالہا سال کے مارشل لاء نے جس نام نہاد مذہبی نظام کو فروغ دیا اس کے نتیجے میں ملک sectarianism اور فرقہ واریت کی گرفت میں ہے اور جو آویزش مسلمانوں کے درمیان معمولی معمولی باتوں پر اس دور میں پیدا ہوئی ہے وہ کسی دور میں دیکھنے میں نہیں آئی۔ اب حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ شیعہ مکتب فکر جو مسلمانوں کا ایک اہم مکتب فکر ہے، اس کے بارے میں اس طرح کے نازیبا پوسٹرز جگہ جگہ لگائے گئے جن کی وجہ سے امن عامہ میں واضح طور پر خلل پڑتا ہے اور کوئی بھی جنونی آدمی ان سے متاثر ہو کر کوئی بھی اقدام کر گزر سکتا ہے۔ لیکن جب میں نے یہ نوٹس دیا تھا اس کے کئی دن بعد تک

[Maulana Kausar Niazi]

میں نے خود دیکھا کہ وہ پوسٹرز بدستور لگے ہوئے تھے اور انہیں ہٹایا نہیں گیا تھا حالانکہ اس کے برعکس حکومت کے خلاف اگر کوئی پوسٹرز لگایا جائے تو ہماری سرکاری مشینری اتنی چابک دست واقع ہوئی ہے کہ وہ فوراً دیواروں سے ان پوسٹروں کو اکھاڑ دیتی ہے' یہ ایسی صورت حال ہے کہ جس میں حکومت کو واضح طور پر کوئی اقدام کرنا چاہئے تھا' ان تنظیموں کے خلاف' جنھوں نے یہ پوسٹرز چھاپے تھے' ان کے خلاف انکوائری ہوتی' ان پر مقدمہ چلایا جاتا' ان کو قرار واقعی سزا دی جاتی تاکہ آئندہ اس کا سدباب ہو لیکن تاحال اس طرح کا کوئی اقدام ناشرین کے خلاف جنہوں نے یہ پوسٹرز شائع کئے ہیں' نہیں اٹھایا گیا اس کی وجہ سے ملک کے اندر اس مکتبہ فکر کے مسلمانوں میں بددلی پائی جاتی ہے اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ ایوان میں اس پر غور ہونا چاہئے کہ فرقہ واریت کیوں پیدا ہو رہی ہے اور فرقہ واریت کو ختم کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات ہونے چاہئیں۔

سید قاسم شاہ : جناب والا ! اس قسم کی پوسٹربازی کا انسداد اور دیواروں پر سے ان کا ہٹانا نیز امن وامان کو قائم رکھنا صوبائی حکومتوں کا کام ہے۔ لیکن جیسا کہ معزز رکن نے فرمایا ہے کہ یہ ایک گمنام تنظیم "مجاہدین رسالت" نے کارروائی کی ہے اس کا پتہ لگانا بھی صوبائی انتظامیہ کا معاملہ ہے لیکن وفاقی حکومت نے فرقوں کے درمیان گروہی اختلافات کو کم کرنے کی خاطر جناب اقبال احمد خان صاحب کی سربراہی میں مرکزی سطح پر ایک قومی یکجہتی کمیٹی قائم کی ہے جس میں چار وفاقی وزراء اور قومی اسمبلی کے ممبران اور علمائے کرام شامل ہیں' پچھلے ڈیڑھ سال سے اس ضمن میں انہوں نے کافی کوشش کی ہے اور خاص کر مسلمانوں کے اندر ان مسلکی اختلافات کو ختم کرنے کے لئے انہوں نے بیرون ملک' سعودی عرب اور مصر کا بھی دورہ کیا ہے۔ وزارت مذہبی امور بھی وقتاً فوقتاً مختلف کانفرنسیں منعقد کرتی رہتی ہے جن میں ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کو مدعو کیا جاتا ہے اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ مختلف فرقوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی کے مواقع فراہم کئے جاسکیں۔

علاوہ ازیں میں یہ بات بھی واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ شیعہ' سنی فرقوں میں سے کوئی فرقہ بھی یہ نہیں چاہتا کہ ملک میں ایسے حالات پیدا ہوں جن سے دونوں فرقوں کے درمیان اختلافات کو ہوا ملے' البتہ کچھ عناصر درپردہ ایسی کارروائیوں میں مصروف رہتے ہیں تاکہ بھائی کو بھائی سے لڑایا جائے اور ملک میں بے چینی کی فضا پیدا کی جائے جیسا کہ معزز سینٹر صاحب نے اپنی

تحریک میں بتایا ہے کہ یہ شرانگیز پوسٹرز ایک گمنام تنظیم کی طرف سے لگائے گئے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ ان پوشیدہ عناصر کے کیا مقاصد ہیں' البتہ میں حکومت کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ متعلقہ صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ ان پوسٹروں کو بھی ہٹایا جائے اور جنہوں نے یہ پوسٹرز چھاپے ہیں ان کے خلاف اور جس تنظیم نے ایسا کام کیا ہے' اس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔

جناب چیئرمین: صوبوں کے علاوہ اسلام آباد دارلحکومت کے علاقہ میں بھی تحریک یہی ہے کہ یہاں پر بھی یہی پوسٹرز لگائے گئے تھے۔

مولانا کوثر نیازی: یہ فیڈرل گورنمنٹ کا کام ہے۔

سید قاسم شاہ: جیسا میں نے کہا ہے کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ کچھ دن پہلے' لیکن میرے خیال میں حکومت کی طرف سے یہ ہدایات جاری ہو چکی ہیں اور اب میرے خیال میں مولانا صاحب کو یہ پوسٹر نہیں دکھائی دیں گے۔

مولانا کوثر نیازی: آپ نے یہ ہدایات کب جاری کی ہیں؟

سید قاسم شاہ: مجھے تاریخ ٹھیک سے یاد نہیں لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کیوں کہ آپ اسلام آباد میں رہتے ہیں آج کل میرے خیال میں آپ کو پوسٹرز نظر نہیں آئیں گے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں نے یہ تحریک گذشتہ سیشن کے لئے پیش کی تھی جو نہیں آ سکی تھی پھر دوبارہ ۱۶ فروری کو میں نے اس کا نوٹس دیا غالباً میں نے یہ تحریک دسمبر میں پیش کی تھی دسمبر سے لے کر اب تک ۴ ماہ گزر گئے' فیڈرل کیپٹل جو سنٹرل گورنمنٹ کا ایریا ہے اور جس کے اندر امن عامہ برقرار رکھنا مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے اس کے بارے میں شاہ صاحب نے کوئی بات نہیں فرمائی' اگر انہوں نے صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں تو بڑی اچھی بات ہے لیکن ذرا مرکزی حکومت میں وزیر داخلہ صاحب کو بھی کہیں کہ وہ بھی ذرا حرکت میں آئیں' بہرحال انہوں نے کہا کہ کارروائی کے لئے انہوں نے کچھ اقدام کیا ہے' اس کے پیش نظر میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا۔

جناب چیئرمین: وزیر داخلہ بھی حرکت میں آ رہے ہیں۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! میں مولانا صاحب کا ........ (مداخلت)

[Mr. Chairman]

۱۰

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اس کو طول دینے کی ضرورت نہیں ہے، مولانا صاحب خود بھی اس پر اصرار نہیں کرتے وہ "رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت" پوسٹرز نیک نیتی سے نہیں بلکہ بد نیتی سے in order to create a rift between Shia and Sunni لگائے گئے تھے لیکن کوئی adverse reactions خدا کا افضل ہوا، اس سے ظاہر نہیں ہوا۔

جناب محمد اسلم خان خٹک : جناب مجھے چند باتیں گزارش کرنے دیں اور وہ یہ ہیں کہ میں نے کبھی مارشل لاء کو ڈی فنڈ نہیں کیا لیکن مولانا صاحب کا جو ریفرنس ہے کہ مارشل لاء کے زمانے میں یہ یا ethnic religious difference کو فروغ ملا ہے میرے خیال میں جناب والا! اگر مولانا صاحب اس پر ذرا انصاف کی نظر سے دیکھیں، آپ یہ بتائیں جناب میرے پاس روز شکایت آتی ہے کہ یہ مسجد فلاں جماعت نے پکڑلی ہے اور خدا کے لئے پولیس بھیجو ورنہ وہاں لڑائی شروع ہو جائے گی، یہ مسجد فلاں جماعت نے پکڑلی ہے وہاں لڑائی ہو گی، آخر علمائے کرام سے میں عرض کرتا ہوں کہ یہ چیز جو ہے کہ اسلام میں فرقہ ڈالنا، ایک دوسرے کو کافر کہنا، ایک دوسرے پر تہمتیں باندھنا، یہ تو علماء کا کام ہے کہ یہ نہ کریں، یعنی یہ کہنا کہ یہ جرم مارشل لاء نے کیا ہے، میں مارشل لاء کو ڈی فنڈ نہیں کرتا، موجودہ حکومت کے زمانے میں جس سختی کے ساتھ ہم اس کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں، میرے خیال میں مولانا صاحب کو اس کی داد دینی چاہئے اور جس وقت ہمارے نوٹس میں یہ لایا گیا کہ اسلام آباد کے ایریا میں پوسٹرز شائع ہوئے ہیں، اسی وقت پولیس کو حکم دیا گیا کہ ان پوسٹروں کو فوراً ہٹایا جائے اور اس کے پیچھے کون ہے، اس کا سراغ لگایا جائے تاکہ اس کے خلاف ہم اقدامات کر سکیں۔ شکریہ!

جناب چیئرمین : شکریہ! تحریک پریس نہیں کی گئی، نمبر تین، مولانا کوثر نیازی صاحب میرے خیال میں کسی سٹیج پر یہ فیصلہ بھی کرنا پڑے گا کہ ایک صاحب کے نام پر ایک دن میں کتنی تحاریک التوا آ سکتی ہیں، جس کرانولوجیکل آرڈر میں نوٹس دیئے جاتے ہیں، ہم اسی طریقے پر درج کر لیتے ہیں لیکن آپ حضرات کو کسی سٹیج پر یہ فیصلہ کرنا پڑے گا، اب تو خیر مولانا صاحب اپنی تحریک پیش کر دیں۔

## (iii) *RE* : ADVANCEMENT OF LOANS BY THE NATIONAL BANKS

مولانا کوثر نیازی: روزنامہ "جنگ" لاہور کی ایک خبر کے مطابق پاکستان کے بعض با اثر افراد کے ذمے اس وقت تیس ارب روپے کے قرضے واجب الادا ہیں اور ابھی حال ہی میں اس سلسلے میں بنکنگ کونسل نے بنکوں سے کوائف طلب کئے ہیں جنہیں بنک حکام صیغہ راز میں رکھ رہے ہیں اس سلسلے میں وزارت قانون اور وزارت خزانہ کے مابین کوئی قانونی کارروائی کرنے یا نہ کرنے پر بھی مشورے جاری ہیں۔ یہ مسئلہ قومی اہمیت کا حامل ہے۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اسے زیر غور لایا جائے۔

جناب چیئرمین: کیا اس کی مخالفت کی جا رہی ہے حکومت کی طرف سے ؟ اس کا والی وارث کون ہے۔

مولانا کوثر نیازی: شاید ڈاکٹر محبوب الحق صاحب ہوں۔

جناب چیئرمین: وہ تو اس پوزیشن میں نہیں ہیں۔

Mr. Wasim Sajjad, who is looking after this particular adjournment motion? The Minister concerned is not present. Shall we postpone it to some other day?

اگر مولانا صاحب کو اعتراض نہیں تو کسی اور دن پر ملتوی کر دیتے ہیں جب وہ موجود ہوں تو لے لیں گے۔

مولانا کوثر نیازی: جب تک ڈاکٹر صاحب حلف نہیں اٹھا لیتے اس وقت تک اسے ملتوی کر دیں۔

جناب چیئرمین: پتہ نہیں پھر بھی ان کی وہ ذمہ داری بنتی ہے یا نہیں بنتی، اگلی تحریک بھی مولانا کوثر نیازی کے نام ہے اور یہ نمبر ۴ ہے۔

## (iv) *RE* : DILAPIDATED CONDITION OF 'IQBAL MANZIL' AT SIALKOT

مولانا کوثر نیازی: روزنامہ "پاکستان ٹائمز" کے نمائندہ متعین سیالکوٹ نے اطلاع دی ہے کہ سیالکوٹ میں وہ مکان جو "اقبال منزل" کے نام سے موسوم ہے اور جس میں علامہ اقبالؒ مرحوم کی پیدائش ہوئی تھی، سخت مخدوش حالت میں ہے عمارت میں دراڑیں پڑ گئی

ہیں اس کا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ آج سے ساٹھ سال پہلے ٹیوب ویل سے پانی سپلائی کرنے کی جو زیر زمین لائن بچھائی گئی تھی اس میں جگہ جگہ لیکیج ہو گئی ہے جس کی وجہ سے "اقبال منزل" کو نقصان پہنچ رہا ہے لوگوں نے خوف کے مارے اس میں قائم شدہ ریڈنگ روم اور لائبریری میں جانا بھی چھوڑ دیا ہے۔ یہ صورت حال قومی نقطہ نظر سے افسوس ناک ہے۔ لہٰذا میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین: جناب وزیر داخلہ صاحب۔

**Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak:** I fully appreciate Maulana Sahib's worries about 'Iqbal Manzil'.

**Mr. Chairman:** If you are opposing it then I will request him to explain it further.

**Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak:** Yes Sir, I am opposing it.

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! آپ مزید اس کی تشریح کرنا چاہتے ہیں؟

مولانا کوثر نیازی: سبجیکٹ واضح ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا، جناب محمد اسلم خٹک صاحب آپ فرمایئے۔ جن وجوہ کی بنا پر آپ مخالفت کرتے ہیں۔

**Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak:** Sir, I entirely agree with Maulana Sahib that Allama Iqbal's house should be given the protection which it deserves but Maulana Sahib certainly does not know that the Department of Archaeology and Museums purchased this building. Actually this is not the building where the Allama was born. That building was demolished by his elder brother and a new building was constructed which is 'Iqbal Manzil' but inspite of that the government has purchased the building at a cost of Rs. 125 thousand and the government has been spending money on it. The water level has risen and the government has earmarked fifty thousand rupees for this purpose to see that no damage is done to the house and I assure Maulana Sahib that we are fully aware of the problem that is confronting this particular building but if these buildings are going to be protected and they should be protected but Sir, there are other buildings also in other provinces where very illustrious poets and very illustrious men like great Allama are burried. So, it would become

almost impossible for the government to lookafter all these buildings and all these places. However, in the case of Allma Iqbal I assure him that the steps are being taken.

جناب چیئرمین : جناب مولانا صاحب۔

مولانا کوثر نیازی: میں اب اس پر کیا عرض کروں جو خٹک صاحب نے کہا وہ "نیمے دروں نیمے بروں" والی بات ہے۔ ہو بھی سکتا ہے نہیں بھی ہو سکتا۔ ہو بھی رہا ہے نہیں بھی ہو رہا۔ اقبال منزل ہے بھی اور نہیں بھی۔ اگر اقبال منزل نہیں تھی تو حکومت نے اسے خریدا کیوں؟ ظاہر ہے علامہ اقبال سے اس کا تعلق تھا۔ کوئی شک نہیں کہ اور بہت سی شخصیتیں بھی پاکستان میں اہم ہیں لیکن اقبال ایک unique حیثیت رکھتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ خٹک صاحب کا مفہوم یہ ہو کہ ان جیسے لوگ اور ان کی برابری اور ان کی سطح کے لوگ پاکستان نے آج تک دیکھے ہوں۔ میں خٹک صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس مسئلے میں ذاتی دلچسپی لیں اور اس صورت حال کا تدارک کریں۔ میری نہ صرف اخبار کے ذریعے سے بلکہ سیالکوٹ کے بعض ادیبوں اور شاعروں کے مراسلوں کے ذریعے سے بھی اقبال منزل کی اس مخدوش صورت حال کی طرف توجہ دلائی گئی ہے لیکن چونکہ خٹک صاحب کی باتوں کا مجھے احترام ہے اور یقین ہے اس لئے میں ان کی یقین دہانی کو قبول کرتا ہوں اور فی الوقت میں اپنی تحریک پر اصرار نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! ناٹ پرسیڈ ۔ پانچ منٹ اور بھی ہیں اور پانچویں ایڈجرمنٹ موشن بھی مولانا صاحب کے نام پر ہے۔

**Mr. Javed Jabbar:** Point of order Sir. Surely when you constitute the Orders of the Day you can be a little more thoughtful for some of the other motions which we have submitted, I mean do you want him to perform a double hat-trick ? He has already done three.......five.

**Mr. Chairman:** We have a rule which compells me to follow these motions in a chronological order, in the order in which their notices are received. I cannot help it but I brought it to your notice.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب چیئرمین ! میں نے کئی تحاریک التوا بھیجی تھیں اور آپ نے انہیں واپس کر دیا ہے اور عین ٹائم پر آپ کے عملہ نے اطلاع دی ہے کہ میں ان پر دوبارہ دستخط کروں۔ کہاں بلوچستان اور کہاں اسلام آباد۔ میری تحریکیں اسی طرح مسترد ہوتی رہیں تو پھر ایک ہی.....................

جناب چیئرمین: اس میں بھی جو پرابلم تھا وہ یہ تھا کہ تھوک کے حساب سے آپ نے بھیج دیں اور ایک ہی نوٹس دیا کہ ان سب کو revive کیا جائے۔ کوئی قانون ایسا نہیں ہے کہ ان سب کو revive کیا جائے۔ جی جناب مولانا نیازی صاحب۔

## (v) *RE* : REFUSAL OF GOVERNMENT TO RELEASE MUSTAFA KHAR ON PAROLE

مولانا کوثر نیازی: میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی ایک حالیہ اہم قومی نوعیت کے واقعہ پر بحث کرنے کے لئے ملتوی کر دی جائے۔ ملک غلام مصطفیٰ کھر، جو پنجاب کے گورنر اور وزیر اعلیٰ بھی رہ چکے ہیں اور اس وقت بھی نیشنل پیپلز پارٹی کے ایک اہم قومی رہنما ہیں، اس وقت مارشل لاء کے تحت سزا بھگت رہے ہیں۔ ان کی والدہ کا انتقال جمعہ کے دن ہوا مگر حکومت نے انہیں پیرول پر رہا کر کے اپنی ماں کے جنازنے میں بھی شامل ہونے نہیں دیا۔ حکومت کا یہ طرز عمل جہاں اسلامی احکام کے منافی ہے وہاں عام قانون کے بھی خلاف ہے کیونکہ قانون کے تحت ایسے مواقع پر قاتلوں کو بھی پیرول پر رہا کر دیا جاتا ہے ضروری ہے کہ سینٹ اس واقعہ کا نوٹس لے اور اس پر بحث کی جائے تاکہ آئندہ اس طرح کے غیر اسلامی اور غیر انسانی واقعات کا سدباب کیا جا سکے۔

**Mr. Chairman:** Is it being opposed?

**Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak:** Opposed.

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! آپ مزید کچھ کہیں گے؟

مولانا کوثر نیازی: جواب دے دیں۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! میں مولانا صاحب کو assure کرتا ہوں کہ جس طرح غلام مصطفیٰ کھر ان کے دوست ہیں بالکل اسی طرح وہ میرے بھی دوست رہے ہیں۔

Now, the actual fact is as intimated to us by the Punjab government that Mr. Ghulam Mustafa Khar was allowed on parole to go and attend the funeral of his mother but he refused to avail of this opportunity and insisted that he wanted to stay at Khar's Gharbi till the 'Soyem' was held. Therefore, Mr. Khar himself did not avail of the offer made by the government. The 'Soyem' of the mother of Mr. Khar was held after eight days that is on 30th January, 1987 and Mr. Khar was released on parole to attend the 'Soyem' on the same day. In view of this I hope that the honourable Senator would not press it and at the same time Mr. Ghulam Mustafa Khar is reported to be not well and the

government has constituted a special board of doctors to examine him and report on it.

**Mr. Chairman:** At this stage we are not concerned with the facts of the case, we are only considering the admissibility of the case and if this is our stand that it is a provincial affair and it was for the provincial government to release him on parole etc. then it would place this motion out of the purview of the adjournment motions with which this House is concerned.

**Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak:** Sir, it was only in deference to the honourable House that I wanted to inform them. I could have taken this plea but I wanted to inform the House of the facts otherwise it is a provincial subject.

جناب چیئرمین: تو مولانا صاحب اس کی روشنی میں آپ شاید اس پر اصرار نہیں کریں گے۔

مولانا کوثر نیازی: جی میں اس پر اصرار کرتا ہوں۔

**Mr. Chairman :** اچھا، Ruled out as a provincial affair. This brings us to the end of half an hour earmarked for adjournment motions.

THE FRONTIER CORPS (AMENDMENT) BILL, 1987

**Mr. Chairman:** Now, we come to the legislative business. Item No. 3, consideration of the bill further to amend the Frontier Corps Ordinance, 1959 to be called the Frontier Corps (Amendment) Bill, 1987––as reported by the Standing Committee.

In the last session we had reached at the stage of second reading and before the session was prorogued we had requested that if there are any amendments they should be filed and I had also indicated what to me appeared to be wrong actually with the bill in the form in which it was presented or it came from the standing committee. Now shall we take up the second reading or would you like to defer for some further consideration.

**Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak:** I would like to defer it.

**Mr. Chairman:** In the meantime are there any other amendments also?

**Mr. Javed Jabbar:** Yes Sir, I would like to file some amendments.

**Mr. Chairman:** But then this may be the last occasion in which amendments have to be filed.

**Mr. Javed Jabbar:** Right Sir. Thank you.

**Prof. Khurshid Ahmad:** In how many days, Sir.

**Mr. Chairman:** Two days, I think again by Sunday, the amendments should come. In regard to item 4, I think once again I would like to draw the attention to what happened at the previous session as far as this particular Bill (The Frontier Corps Amendment Bill, 1987) is concerned.

I have the proceedings before me and I had stated that :

> "We start with the second reading of the bill. Ordinarily I think, members should be given an opportunity to file amendments and we will take up the second reading at the next sitting".

That was one thing. Then I had also pointed out that :

> "taking rather undue advantage of my position sitting here, I may point out that there is one provision in the Bill which probably would cause a lot of difficulty and which probably in the modern context would not be acceptable, *i.e.*—in the first part where you introduce whipping, whipping as a part of the Hadudd Ordinance is there but the first amendment in section 8 where you are introducing whipping also probably would not be desirable and there would be amendments to this effect as far as I can see if the House is fully cognizant of what is happening."

On that occasion the Minister for Justice and Parliamentary Affairs had said that he would look into this and they would bring an amendment. So, the government or somebody else can bring an amendment on this issue but let us dispose it of one way or the other. If you do not want to bring any amendment, I have no quarrel with that either.

**Mr. Javed Jabbar:** I have filed an amendment to that very effect.

**Mr. Chairman:** So, we will take it up at the next sitting and by that time all the amendments should come.

Then we take up item 5 relating to the amendment in the Unani, Ayurvedic and Homoeopathic Practitioners Act, 1965 as reported by the Standing Committee. This was also at the second reading and amendments, if any, had to be filed in respect of this also. If the members have not done that and they would like to have some more time, we can postpone that also. What is the position? The Bill is fairly innocuous otherwise.

**Mr. Javed Jabbar:** Sir, I have proposed an amendment to section 24 clause 2 of the Bill. I want a clarification whether the government wishes to leave it even now to the discretion of the practitioner who has qualified because if you notice in the original Act it says :

> "Every person who passes the qualifying examination may apply for registration".

My point is that if the purpose of the Act is to improve the quality of the regulation then should the word 'may' not be substituted by the word 'shall' because one is still leaving it to the discretion of the individual practitioner by not making it mandatory whereas the very title of this Act suggests that the purpose of this Act was to make it mandatory.

**Mr. Chairman:** I am afraid, the Minister concerned is not here and perhaps nobody in the government has done his home work as

[Mr. Chairman]

for as these two Bills are concerned. I am sorry to say that but I think this appears to be the position because of the pre-occupation of the Ministers otherwise. I am aware of that also.

**Mr. Wasim Sajjad:** Yes, Sir, that was the position.

**Mr. Javed Jabbar:** We are also pre-occupied Mr. Chairman.

**Mr. Chairman:** I know but these are relatively simple Bills. I think we would take them up at the next opportunity and in the meantime you can file whatever amendments you may have in your mind. So, both these Bills are postponed to the next official day.

## THE DRAFT RULES OF PROCEDURE AND CONDUCT OF BUSINESS IN THE SENATE, 1986

**Mr. Chairman:** Then, we come to the Draft Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1986. The motion which is in the name of Mr. Wasim Sajjad I think has already been moved. In the previous session we had decided that amendments proposed to the Draft Rules would be taken into consideration at today's sitting. There is no specific procedure provided for this and I think we have to evolve a procedure of our own. Since these Rules have been examined already quite thoroughly in two committees at least and all the members must have read it by now. I think it will be much simpler if we take them up chapter by chapter and discuss only those clauses to which amendments have been suggested. The rest proforma we will go over them and adopt them where we find that nobody has proposed any amendment. If this procedure is acceptable then we can start with that.

**Mr. Sartaj Aziz:** Point of order.

**Mr. Chairman:** Yes please.

**Mr. Sartaj Aziz:** Mr. Chairman, I have three suggestions to make.

**Mr. Chairman:** I am sorry. I am told that the motion was not formally moved. I had the impression that it was formally moved. If that is not the position, in that case the Minister for Justice may kindly move the motion formally.

**Mr. Wasim Sajjad:** Sir, I move.

**"That Draft Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1986, be taken into consideration at once".**

**Mr. Chairman:** The motion moved is :

**"That Draft Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1986, be taken into consideration at once".**

**Mr. Javed Jabbar:** Sir, instead of 1986, should it not be 1987?

**Mr. Chairman:** That is part of the amendments which are coming. But the draft which is before you, it says on its title page 1986.

**Mr. Hasan A. Shaikh:** The Draft Rules were distributed in the last session and I do not have a copy with me now.

**Mr. Chairman:** They were prepared in December, 1985. You can have another copy. No problem. Take mine if you wish.

**Mr. Sartaj Aziz:** Sir, I have got three suggestions before I go to the first chapter. We have before us a list of all the amendments that have been proposed so far. There is one point which I would like to bring to your attention in this connection.

On the 19th of January, 1987, the Minister for Justice moved certain amendments on the question of the President's Address in Chapter VI, Rule 29 to Rule 37. The Senate decided to refer that to the Committee on Privileges and Rules of Procedure. The Committee on 12th February, 1987, examined those Rules and submited an amendment which was based on the original draft. That amendment suggested that this might be taken into consideration as a substitute for

[Mr. Sartaj Aziz]

the Rules proposed by the Justice Minister. I notice that these have not been circulated with the amendments and I propose that the report of the Privilege Committee should be annexed with these amendments so that when we come to that particular Rule, these amendments can also be taken into consideration. Secondly Sir, we have before us these Rules and the amendments as proposed so far. These Rules are based on the report of the Special Committee and as far as the Rules themselves are concerned they are now incorporated and be taken on the basis of the Draft Rules before us. But there are two additional points in the report of the Sub-Committee which I would like to bring to your attention at this stage and suggest that after we have adopted the Rules we should take those two suggestions into consideration. One of them pertains to the question of the provision of staff for various committees.

**Mr. Chairman:** Why not cross the bridge when we come to

**Mr. Sartaj Aziz:** I want to make sure that they are...........

**Mr. Chairman:** Somehow they will be taken into account but let us cross the bridge when we come to it. In the meantime would you like me to proceed or would you move that?

**Mr. Sartaj Aziz:** We can proceed chapter-wise and I will point-out if there are any amendments in that particular Rule............

**Mr. Chairman:** All right. We take up Chapter 1 which deals with definitions. There are only two amendments before me. One is ;

"that in Rule 1, in sub-rule (1) for the figure "1986", the figure "1987" be substituted".

Is there any objection?

*(The motion was adopted)*

**Mr. Chairman:** As there is no objection the motion is adopted.

Rule 2. There is one amendment suggested by Mr. Hasan A. Shaikh. He may kindly move it or I can read that out. To save time what Mr. Hasan A. Shaikh is suggesting:

"That in Rule 2, in sub-rule (1) between the definitions "amendment" and "Assembly," the following new definition be inserted, namely :—

"Article" means Article of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan".

**Mr. Sartaj Aziz:** No objection.

**Mr. Chairman:** Now, there is no objection but the only point is that there are so many other words which appear in the Constitution and if we adopt the definition of Article then we may have to adopt those other definitions also. Although we have covered them generically be saying that words and expressions used but not defined in these Rules shall unless the context otherwise requires have the meaning asigned to them in the Constitution which automatically means that Articles as we use them in these Rules mean the Article as defined in the Constitution itself.

**Mr. Hasan A. Shaikh:** Sir, I notice that this word 'an Article' has been used about six or seven times. Therefore, I thought that it would be better to give it here alongwith the Rules.

**Mr. Chairman:** Quite true but there are other words also in the Constitution. I can not say whether they have been used six times or twelve times but this was a generic coverage of all the definitions given in the Constitution that we would not like to repeat them here. This has been the practice previously also.

**Mr. Hasan A. Shaikh:** Because I saw so many times it has been used, therefore, I thought it may be...........

**Mr. Chairman:** I have no objection but I think it is not necessary.

**Prof. Khurshid Ahmad:** It does not seem to be necessary.

**Mr. Chairman:** That is right.

**Prof. Khurshid Ahmad:** But Mr. Chairman, if you permit while we are amending Article 1 we should also change the title to 1987 instead of 1986.

**Mr. Chairman:** This is what I said I think you probably were not attentive. It has been changed to 1987.

**Prof. Khurshid Ahmad:** At both places.

**Mr. Chairman:** At both places, quite right. Then we take up Chapter 2. Rule 3.

There is one amendment suggested by Mr. Hasan A. Shaikh. If you want to move that, I will read it out, otherwise you can ignore it.

**Mr. Hasan A. Shaikh:** I would like to move that.

**Mr. Chairman:** Right. Now the amendment is ;

"That in proviso to Rule 3, after the word "members", occurring at the end, the words "who shall also be informed by telegram" be added.

I think it is an extra pre-caution to inform the members in time and there is no objection to that.

**Mr. Hasan A. Shaikh:** Sir, now-a-days the news is given every hour, sometimes it is not repeated at all and members can miss it in the radio particularly.

**Mr. Chairman:** Is there any objection?

*(The motion was adopted)*

**Mr. Chairman:** As there is no objection the motion is adopted.

There is only one construction mistake probably, if my reading is correct and that is in the last part of Rule 3 where it says;

> "The Secretary shall cause a notification to be published in the Gazette stating the date, time and place of the meeting, and shall, as far as practicable, also cause it to be issued to each member a notice intimating these particulars".

So, the words;

> "a notice intimating these particulars" as read above are redundant. We would eliminate them I think that would make for better construction.

Rule-5. Then we come to the next page. This is Rule 5. There is an amendment suggested by Mr. Hasan A. Shaikh. Do you want to move it ?

**Mr. Hasan A. Shaikh:** Yes I want to move it.

**Mr. Chairman:** Then I will read it out. The amendment moved is:

> "That in Rule 5, for sub-rule (1), the following be substituted, namely:
>
> > "(1) A sitting of the Senate shall commence at the time, date and place appointed for the purpose under these Rules".

**Mr. Hasan A. Shaikh:** If you Sir, permit me to say one sentence on it.

**Mr. Chairman:** Yes.

**Mr. Hasan A. Shaikh:** The time is fixed but the Chairman does not come because there is no quorum. The Chairman makes enquiries to whether there is quorum and then he comes that is not the responsibility of the Chairman. If the Chairman starts coming at a time, date appointed for the purpose then members also would come in time otherwise they do not come for fifteen minutes or half an hour. In other countries particularly in U.K. at the exact time which is fixed the Speaker comes and sometime there are hardly one or two members in the House. Nobody raises a question of quorum. Therefore, the Speaker comes and the proceedings commence. Therefore, I thought rather than leave it in this manner that no sitting of the Senate shall commence unless at least 1/4 of its total members is present. In other words put the responsibility on the Chairman to find out that there is quorum or not. He may be pleased to come at the time appointed and if there is no quorum of course, he will go back, but once he starts coming in time, the members shall also start coming in time, otherwise we sometimes lose half an hour or even more.

**Mr. Chairman:** I think we have faced no particular problem on this issue. The Senate has been meeting more or less punctually about ten or fifteen minutes delay and that is also because of the timing of the prayers.

**Mr. Hasan A. Shaikh:** It is only for this Maghrab prayers but sometimes in the morning sitting we have to face this problem.

**Mr. Chairman:** It is not in my knowledge that we have delayed the commencement of a sitting for more than fifteen minutes, may be on one or two occasions twenty minutes but that is a normal thing. But without a quorum I think there is something in the Constitution itself that Senate can not meet.

**Mr. Wasim Sajjad:** No Sir. My own view would be that 5 (1) should be omitted and also this clause where it says ;

"or it otherwise comes to the notice of the Chairman"

that should also be omitted.

**Mr. Chairman:** Actually Mr. Hasan A. Shaikh is suggesting that a sitting of the Senate shall commence at the time, date and place appointed for the purpose. Now this already would have been intimated to members according to the notification, it would also be there in the notification itself. But he is now putting a different emphasis on this amendment that he is making. This would mean that regardless of quorum the Senate or the meeting should start. This is exactly the point whether that would be desirable or not.

**Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir:** Even the amendment suggested by Senator Hasan A. Shaikh if that comes forth and the Chairman comes and starts the proceedings it will immediately be brought to his notice by whoever is present that the quorum is not complete, hence the quorum bell will have to be rung or adjourned. So, I do not think it is worth changing that at all because we are used to the system as it exists today. You do not expect us to change our habits and we are bound to come late in that respect as we are doing now ten or fifteen minutes. Therefore, a thing goes on so, I suggest that we keep the present form.

**Mr. Hasan A. Shaikh:** I think, it is not clear. What I said was, normal conventions in the other Houses which are followed, nobody shall raise the question of quorum.

**Mr. Chairman:** But that is when we come to the quorum ........*(interruption)*.

**Mr. Hasan A. Shaikh:** Unless the House insists on the Chair, my suggestion is that you don't wait for quorum.

**Mr. Chairman:** I think, there is another provision somewhere, where it says that the sitting of a session would be deemed to have commenced after the recitation of the Holy Qur'an, or every sitting would start with the recitation of the Holy Qur'an. Can somebody point that out? I think, if he referred to Rule 19, "the Senate shall sit on such days as the Chairman, having regard to the state of business of the Senate, may from time to time direct".

[Mr. Chairman]

Now the point with regard to sitting both in the notification as well as under this Rule is pretty well covered. Then it says : "Every sitting shall commence with recitation from the Holy Qur'an followed by its Urdu translation".

Now since we are retaining that particular Rule, and that particular clause, the session would start or the sitting would start only when the Chairman is present and the recitation starts, and once that is done then if there is no quorum then two alternatives will be there before us–either to ring the bells and wait or the Chairman goes back and then again when he comes he will have to find out whether the quorum is now there or not. Because this sort of 'tamasha' cannot be repeated so often that the Chairman comes and this is indignity to the status of the Chair also that he comes and nobody is there. Then he goes back, again the bells are rung he comes again and again, nobody is there. In that case, the logical conclusion would be that the House is not in a mood to meet and this particular sitting should be adjourned to another day. I think, this would be disrupting the established procedure far too much. I would request that you may kindly withdraw this amendment.

**Mr. Hasan A. Shaikh:** Well, Sir, I withdraw it.

**Mr. Chairman:** Thank you. I think, one by Mr. Wasim Sajjad that the phrase if it otherwise comes to the notice of the Chairman that less than one-fourth of the total membership of the Senate is present, he shall suspend the business............

Now, in the original rules, this was not there. This was an addition which I thought, we should make, and the reason was that it looked to me both physical and intellectual dishonesty that sitting before me I only see two members and yet I close my eyes that no, the House is there. Whatever may be the Parliamentary tradition, but I think, we have to face certain realities.

**Mr. Wasim Sajjad:** No, Sir. You are not supposed to see it.

**Mr. Chairman:** This is something which frankly I cannot discuss that I am not supposed to see what is happening in the House?

**Mr. Wasim Sajjad:** Deliberately done that. Sir, in England......

**Mr. Chairman:** I know that. I have no objection if the House agrees. But I wanted to tell you the rationale why I had to put this.

**Prof. Khurshid Ahmad:** Mr. Chairman, we have to build this tradition that there should be quorum.

**Mr. Wasim Sajjad:** No.

**Mr. Chairman:** Ordinarily, the Chairman itself could not draw any attention.

**Mr. Wasim Sajjad:** Sir, I will give my reasons :

Sir, the reason is that first of all I will say that this is against the Constitution. The Constitution gives us when and how the quorum question should be raised and that is Article 55. It says :

> "If at any time during a sitting of the National Assembly the attention of the person presiding is drawn to the fact that less than one-fourth of the total membership of the Assembly is present, he shall either adjourn or suspend it........."

Under Article 61, this applies to the Senate.

Now, Sir, sometimes some debate may be going on, and no decision is required from the Senate and let us say instead of having 19 members, we have 18 members. Then there is no reason, no purpose to interrupt that meeting. But if some decision is to be taken then the members would draw the attention of the Chairman to the fact that the quorum is not present. Otherwise it is not considered advisable to interrupt a sitting which is going on and in fact, we are moving towards that position even in the National Assembly, and this is the Parliamentary practice. In India, the quorum is one-tenth but, againt as a matter of practice, nobody raises it unless some

[Mr. Wasim Sajjad]

important decision is going to be taken. In the House of Commons also, the quorum in a House of 655 is 40. But the tradition is not to raise it unless something important is to come up and then the Chair determines and makes sure that the certain minimum number of members is present. So, the idea is that the work should go on. For example, if there are 18 members or 16 members, and the debate is going on, the purpose of the debate is not to make each other listen to once own speeches. We have been hearing each other for days and for years. The idea is that this should come on the record and transmitted to the people of Pakistan through the Press, through the media, etc. and that process is going on. So, why should we interrupt and waste the time of the Senate by interrupting the meeting when no useful purpose is going to be served. But if you put it that way then the moment there is a lack of quorum the Chairman is under an obligation to say, no sitting, but it wouldn't serve any purpose. It is just a waste of the time of the Senate, the finances of the Senate and we are interrupting for no useful purpose at all. Even if there are ten members present and the debate is going on, it is fine. Because no decision is going to be taken.

**Mr. Chairman:** Now, I can see your point. I am also familiar with the Parliamentary practice elsewhere in the world. But the point here is that if there is a constitutional bar then of course we have to abide by the Constitution and the rules cannot possibly over-ride whatever the provision of the Constitution is. But on the other hand, you can leave this thing if it is in the hands of the Chair. You can also leave it to the good sense of the Chair that the Chair would also be interested in finishing the business of the day and would not unnecessarily adjourn. But you look at it from the other point of view that assuming that a decision has to be taken and the Chair cannot on its own *suo moto* bring actually the question of quorum into consideration, then even if there are two members present—one the Minister concerned and the other from the government party. They can force a decision because those two gentlemen would not be interested in bringing it to the attention of the Chair that there is no quorum, and

the Chair itself would have been debarred from taking cognizance of this *suo moto*.

Now, theoretically and the rules are provided to cover the worst cases also to the extent it is possible that anomaly can also arise and it was to strike a balance that this was suggested. But if this is your judgement that it is against the Constitution,we thought that probably there is no specific provision in the Constitution to this effect but a provision like this would also not go against the spirit of the Constitution.

**Mr. Wasim Sajjad:** I would say Sir, now this is a matter which is governed by........*(interruption)*.

**Mr. Chairman:** Prof. Khurshid Ahmad.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں اس تجویز کے حق میں ہوں جو کمیٹی نے پیش کی ہے اور جس سے وزیر عدل اختلاف کر رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ دستور میں کہیں پر بھی یہ پابندی نہیں لگائی گئی ہے۔ دستور میں کسی چیز کا ہونا اور دستور میں کسی چیز کو روک دینا' یہ الگ الگ باتیں ہیں دستور میں ایک راستہ بتا دیا گیا ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہو سکتا' اگر ہو سکتا ہے تو دستور کے خلاف ہو گا۔ اس لئے جناب والا! ہمیں سب سے پہلے آرٹیکل ۵۵ کے بارے میں کلیئر ہونا چاہیئے کہ جو تجویز ہم دے رہے ہیں وہ اس کے خلاف تو نہیں ہے۔ وہ اس کے ساتھ consistent ہے اگرچہ بلاشبہ جو راستہ دستور نے بتایا ہے وہ اس کو extend کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ کتنے راستے اور ہو سکتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی شامل ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم بلاشبہ دنیا کی پارلیمانی روایات کو ریفر کرتے ہیں اور میں بھی اس کے خلاف نہیں ہوں لیکن ہم ایک مسلمان معاشرے اور مسلمان ایوان کی بات بھی کبھی کبھی کر لیا کرتے ہیں۔ اور اسلام کا تصور اس قسم کے تمام اجتماعات کے بارے میں' اداروں کے بارے میں یہ ہے کہ جو شخص کسی ادارے کے ممبر بننے کا حلف اٹھاتا ہے اور اس کے فرائض انجام دینے کے بارے میں حلف اٹھاتا ہے کہ بجز اس کے کہ جب کہ کوئی عذر شرعی نہ ہو' وہ اس میں شریک ہو' participate کرے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے ہاں برطانوی پارلیمنٹ

[Prof. Khurshid Ahmad]

کی جو اچھی روایات ہیں' ان کو نظر انداز کر دیتے ہیں لیکن یہ ایک چیز کہ انہوں نے کچھ معاملات کے بارے میں اندھا تصور کیا ہوا ہے اور ایک روایت ہے کہ اس مسئلے کو اٹھایا نہیں جائے گا' اس کو ہم نے مضبوطی سے پکڑ لیا ہے۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ وہ تمام افراد جو اس ایوان کے اندر ہیں' اور اسمبلی کے ممبر ہیں وہ فی الحقیقت اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت دیں' محنت کر کے آئیں' پورا وقت دیں' یہ نہ ہو کہ اپنا وقت تو لے لیا اور پھر غائب ہو گئے ہمارے ہاں یہ روایت بن گئی ہے' یہ ٹھیک ہے کہ یہ برطانوی پارلیمنٹ کی روایت کے مطابق ہے لیکن یہ صحت مند روایت نہیں ہے ہم نے جو تجویز کیا ہے اور اس کی نشاندہی جناب چیئرمین صاحب نے بھی کی ہے کہ کم از کم اس ایوان میں ایسے pressures ہوں جس کی بنا پر لوگ اس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوں۔ باقی رہی یہ بات کہ فیصلہ نہیں ہو رہا ہے تو آخر کیا ضمانت ہے اس بات کی کہ ان غیر معمولی حالات کے اندر' اگر کورم کے مسئلہ کو نہ اٹھایا جائے تو اس صورت میں کورم سے کم افراد بھی فیصلہ کر دیں تو وہ سینٹ کا فیصلہ ہو گا۔ اس لئے کہیں دستور میں یہ لکھا ہوا نہیں ہے کہ اگر یہ مسئلہ نہ اٹھایا گیا اور صرف تین آدمی بیٹھے ہوئے ہیں لیکن ہاؤس نے فیصلہ کر لیا۔ لہٰذا ہم نہیں چاہتے کہ اس سمت میں دروازہ کھولا جائے۔ اس لئے میری نگاہ میں اس ترمیم کو جیسے کہ تجویز کیا گیا' قبول کیا جائے اور اسے ڈراپ کرنا مناسب نہیں ہو گا۔

**Mr. Chairman:** Mr. Wasim Sajjad.

**Mr. Wasim Sajjad:** Sir, I can only rely on seven hundred years of Parliamentary history in England so that no such occasion has arisen to my knowledge where such a situation arises and here also we have been functioning for so many years and that does not arise. This creates a situation where the Chairman then becomes obliged even if let us say fifteen members are sitting there the work is proceeding you are obliged then to adjourn......

**Mr. Chairman:** No. No. No.

**Prof. Khurshid Ahmad:** Not necessarily.

**Mr. Wasim Sajjad:** But I would say Sir, that even otherwise as it was if the Chairman in his discretion feels that it should not happen

he can always ask a member to raise the point, he can ask the Secretariat to raise it. I don't think it prevents him but putting it like this will create a problem.

**Mr. Chairman:** We are not saying that the Chairman raises this point *suo moto*. What we are saying is, if it otherwise comes to the notice, now there can be other ways of bringing it and when we are talking of the seven hundred years of parliamentary history I think that is a point which should never be forgotton. These traditions evolved over that period of time and now people are placing trust because over those seven hundred years by a process of refinement they have now assumed the course of law and nobody dares to violate that. Here this is not the position. We are yet in the formative stage of forming even political parties.

**Mr. Wasim Sajjad:** In fact Sir, the other amendment that I would suggest is that this should be taken away because I think it will create a problem.

**Mr. Chairman:** Well it is for the House actually...................

**Mr. Wasim Sajjad:** In fact these amendment I would suggest is, where it says that, "but if no quorum is available even when the bells stop ringing he shall adjourn the sitting". Now here actually the provisions should be as in the Constitution, he may not adjourn the sitting but he may only suspend it for a while or he may say okay we will meet......

**Mr. Chairman:** Adjourn means the same thing, suspension for half an hour, adjournment for half an hour means the same thing.

**Mr. Wasim Sajjad:** Sir, what I have in mind is that the Chairman may wait for sometime and wait for the quorum to be completed and come back again. So I don't know this would be covered in......

**Mr. Chairman:** This is covered. This has already been a practice, I think this has been done before also.

**Mr. Wasim Sajjad:** But if no quorum is there, he shall adjourn the sitting. Does it mean, adjourn it to some other day or adjourn it to specific time? The words in the Constitution are "suspend or adjourn".

**Prof. Khurshid Ahmad:** But adjournment can be even for five minutes, for half an hour.

**Mr. Chairman:** We adjourn even for prayers. We don't suspend actually, we adjourn even for prayers. And this was the rule which was there before also.

**Mr. Wasim Sajjad:** Yes Sir.

**Mr. Chairman:** 'He shall suspend the business of the Senate and cause the bells to be rung for five minutes'. The suspension applies only to those five minutes in which everybody is sitting and the House does not disperse, the bells are ringing and waiting for the people to turn up and we are all present but if at the end of that no quorum is available even when the bells stop ringing then he shall adjourn because then there is no other alternative.

**Mr. Wasim Sajjad:** So adjourn means adjourn to another day or few minutes or an hour?

**Mr. Chairman:** No. No. Adjourn actually to any time and any date.

**Mr. Wasim Sajjad:** In that case this would be alright but I strongly feel Sir, that this would create a problem otherwise comes to the knowledge of the Chairman, because it means that the Chairman then would be forced to take notice of that.

**Mr. Chairman:** I have given my reasons, Professor Khurshid has elaborated those and if the House accepts those well and good if not, I would go along even with the earlier Bill.

**Mr. Wasim Sajjad:** I would say Sir, since we use these rules for so long they have created no problem so why not just keep this text as it

is which has created no problem because on the quorum we had a lot of problems in the National Assembly and that is why we have been doing some thinking on it.

**Mr. Chairman**: I am in the hands of the House.

**Mr. Wasim Sajjad**: And in fact we are thinking of omitting it in the National Assembly the equivalent of five one because there it is creating a problem, collection of 60 members to start the sitting that is creating a problem. So we are thinking of omitting that in the National Assembly.

قاضی حسین احمد : جناب چیئرمین! جناب وزیر عدل نے برطانوی پارلیمنٹ کی مثال دی ہے ایک تو میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں جو پارلیمانی روایات سات سو سال کے طویل عرصے میں قائم ہوئی ہیں اس کی وجہ سے وہاں قانون کا ایک احترام بھی ہے اور وہاں ان روایات کا بھی احترام ہے اور جو مثال آپ نے پیش کی ہے کہ دو ممبر یہاں بیٹھے ہوں گے ایک وزیر عدل ہوں گے ایک دوسرے ہوں گے اور چیئرمین بھی کورم ریز نہیں کر سکے گا اور وہ دونوں بھی ریز نہیں کریں گے' یہ صورت وہاں برطانیہ میں تو ممکن نہیں ہے لیکن میں وزیر عدل سے یہ گزارش کروں گا کہ ہم یہ جو قواعد و ضوابط بنا رہے ہیں' یہ ہم صرف آپ کے دور حکومت کے لئے نہیں بنا رہے' ہو سکتا ہے کل آپ اپوزیشن کے بینچوں پر ہوں اور یہاں کچھ دوسرے لوگ ہوں اور ہمارے ملک میں یہاں اس قسم کی روایات ہیں' اس طرح کی مثالیں موجود ہیں کہ قواعد کی اسی طرح خامی کو استعمال کیا گیا ہے اس کے ذریعے سے ایک غلط طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ تو اس لئے آپ نے جس خدشے کا اظہار کیا ہے' میں اس سے اتفاق کرتا ہوں یہ قواعد ہم مستقل طور پر سینٹ کے ایوان کے لئے بنا رہے ہیں کسی خاص حکومت کو پیش نظر رکھ کر نہیں بنا رہے ہیں اس لئے اس میں ہمیں احتیاط کرنی چاہئے۔

دوسرے یہ کہ برطانوی پارلیمنٹ کی ایک بات یہ بھی ہے کہ سارا سال وہاں پر پارلیمنٹ کا اجلاس جاری رہتا ہے ہمارے ہاں تو جو مقررہ دن ہیں ان کو بھی آپ کم کر رہے ہیں تو ان مقررہ دونوں میں جو آپ نے پہلے ہی کم رکھے ہیں' میرا خیال ہے کہ کورم ہونا لازمی چاہئے اور اس کی نشاندہی ہونی چاہئے' میں اس سلسلے میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: جناب والا! میں وزیر برائے عدل و پارلیمانی امور سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ اس کی یہاں پر کوئی ضرورت نہیں ہے اس واسطے کہ آج تک پاکستان میں جتنی بھی اسمبلیاں بنی ہیں اسی رول کے تحت دونوں ایوانوں میں یہ سلسلہ چلتا رہا ہے اور کوئی دقت پیش نہیں آئی اس وقت آپ اس میں یہ نیا اضافہ کر کے چیئرمین کے اوپر یہ ذمہ داری ڈال رہے ہیں جیسا کہ منسٹر صاحب نے پہلے بھی فرمایا تھا کہ اگر ایک آدمی بھی کم ہو جاتا ہے تو پھر یہ ذمہ داری چیئرمین کے اوپر عائد ہو جاتی ہے کہ وہ کورم کو ہر وقت اپنی نظر میں رکھے اور جیسے ہی ایک آدمی کم ہوتا ہے تو اس کی ذمہ داری ہو گی' چیئرمین صاحب فرمائیں کہ کورم ٹوٹ گیا ہے' اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ ہاؤس کے ممبر جو ہیں وہ یہ چیز آپ کے نوٹس میں لائیں گے کہ کورم ٹوٹ گیا ہے کہ نہیں' اور میرا خیال ہے آپ کو دو سال کا تجربہ ہے کہ ہم لوگوں نے یہاں پر ہر موقع پر یہ چیز پوائنٹ آوٹ کی ہے کہ کورم پورا نہیں ہے اور اس وقت گھنٹی بجانے کی ضرورت پڑی ہے تو کوئی وجہ نہیں اب اس میں یہ چیز add کر کے ایک complication پیدا کریں حالانکہ میں دوسرے سینٹرز صاحبان سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ آئین میں ایسی ممانعت نہیں ہے لیکن رول ۵۵ میں یہ واضح طور پر دیا گیا ہے کہ ممبرز کی طرف سے یہ نوٹس میں لانا چاہئے "چیئر" کی خاطر' اس وقت کورم توڑنے کا سوال آتا ہے ورنہ "چیئر" کو میرے خیال میں نوٹس نہیں لینا چاہئے۔ شکریہ!

**Mr. Hasan A. Shaikh**: I also agree with the Minister for Justice and Parliamentary Affairs because it will be a contradiction.

**Mr. Chairman:** Dr. Mehbubul Haq Sahib.

**Dr. Mehbubul Haq:** Mr. Chairman, the words which appeared here in Rule 5(2), "attention of the Chairman is darwn to the fact", I thought that they also included what is added now otherwise 'comes to the notice of the Chairman' because once it is said attention of the Chairman is drawn to that fact that attention Sir, the modality is not defined.

**Mr. Chairman:** But if that is the position then there should be no objection to the phrase if it otherwise comes to the notice even if it is redundant.

**Dr. Mehbubul Haq:** Sir, the attention of the Chairman can be drawn either by a member or by the Secretariat or by the Chairman himself. No modality is settled that is why it is somewhat redundant and since Sir, it has been working very well on that basis.........

**Mr. Chairman:** But it is not being put in to practice. Now let us be very frank about the whole thing as Qazi Sahib has very rightly pointed out, these rules are framed not for the benefit of the present Government or for the benefit of the present Senate but they hopefully would survive and they would be there like the Rules of 1973 have been there and we have been working under those Rules for the last 12 or 13 years. The danger is and I am not suggesting, I think it is farthest from my thought, that if the government in power on any particular occasion is dishonest in its approach to issues then it springs a surprise on important issues at a time when the quorum is not there. Now if this our decision of whatever we decide in this if they were subject to review, they are not subject to the judicial review, they cannot be questioned whatever you decide in this House, no court has the power to look into that whether the quorum was there or the quorum was not there. So, the entire responsibility is upon the House itself. I gave you a ludicrous example earlier but this can happen theoretically and you look at it from that point of view but my own position is very clear. If you want to retain it, please do, if you want to eliminate it, please do.

**Mr. Washim Sajjad:** Sir, if there is one opposition member, it cannot happen.

**Mr. Chairman:** Supposing there is no opposition member on that particular day.

**Mr. Washim Sajjad:** If there is no opposition member then the government can do it in any way.

**Mr. Chairman:** But not by the presence of two individuals only...........*(interruptions)*.

**Mr. Washim Sajjad:** It has never happened before ...........*(interruptions)*.

**Mr. Chairman:** The government will have to be present in force. In that case at least the quorum from the government side will have to be complete.

**Mr. Washim Sajjad:** This is something which has never happened. It is so hypothetical..........*(interruptions)*.

**Mr. Hasan A. Shaikh:** Sir, you have taken a totally hypothetical case. The question of honesty or otherwise of the government does not take us anywhere. What I feel is that we have been working quite smoothly in all these years since the Senate came into being and we should continue that way.

**Mr. Chairman:** If we are referring to traditions, the British Government has been working on various traditions for quite a long time.

پروفیسر خورشید احمد : مسٹر چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے دو تین باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ کہا جا رہا ہے کہ آج تک ایسا حادثہ پیش نہیں آیا تو کیوں آخر ہم ایسی چیزیں کریں۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ کوئی بہت مضبوط دلیل نہیں ہے، اس لئے کہ بدقسمتی سے اس ملک میں یعنی پیپلز پارٹی کے دور میں بھی اور پچھلے دنوں کراچی میں بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں جو پارلیمنٹ کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوئے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ہو گئے۔ تو بات یہ ہے کہ محض یہ بات نہیں ہوئی اور اس کی وجہ سے ہم argue نہ کریں۔ میرے خیال میں یہ صحیح نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے جو میں ایک بنیادی بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آخر کورم کا فلسفہ کیا ہے یعنی کورم کا بنیادی تصور یہ ہے کہ کسی بھی ایوان کو جب تک ایک خاص تعداد افراد کی وہاں نہ ہو اپنی کارروائی کو جاری رکھنا اور معاملات کو طے نہیں کرنا چاہئے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس بات کو اٹھایا جائے یا نہ اٹھایا جائے، بزنس میں بھی یہ چیز ہوتی

ہے، سوسائٹی میں بھی ہوتی ہے پارلیمنٹ میں بھی ہوتی ہے تو پارلیمنٹ میں ایک یہ روایت بلڈ ہو گئی ہے اگر کوئی عام قسم کی چیز ہو رہی ہے اور اس میں اس مسئلے کو کوئی اٹھانا پسند نہیں کر رہا ہے تو ٹھیک ہے، نہیں اٹھایا جائے گا۔ ہم نے بھی اس کا لحاظ رکھا ہے اور جو یہاں تجویز دی جا رہی ہے اس سے اس کا دروازہ بند نہیں ہوتا لیکن دوسری طرف یہ ایک حقیقت ہے کہ کورم کا احترام ہونا چاہئے اور کورم سے deviation کے دروازوں کو زیادہ سے زیادہ بند کرنا ضروری بھی ہے اور مفید بھی اور یہ تجویز اس کی طرف لے جانے کے لئے ایک معقول قدم ہو گا۔ تو اس بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس تجویز کو قبول کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین : جناب جاوید جبار صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

**Mr. Javed Jabbar:** Sir, I fully endorse the views of Prof. Khurshid and your own views on this matter. I think it will motivate better attendance in the House. It will encourage us. We cannot compare ourselves with the traditions of parliamentary history. Britain has never had ten years of Martial Law. We have had ten years. of Martial Law. We have to totally start the democratic process on another footing. Therefore, I think that clause does not in any way impede or obstruct what the Justice Minister is saying.

جناب چیئرمین : جناب میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب چیئرمین ! پروفیسر خورشید صاحب اور جو قاضی حسین احمد صاحب نے کہا ہے، میں اس کی مکمل تائید کرتا ہوں۔ اس کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ کم از کم کورم کا ہونا نہایت ہی لازمی ہے اور اگر کورم نہ ہو تو اس ایوان کے وقار کے مجروح ہونے کا سخت خطرہ بھی ہے اور ہمارے چیئرمین صاحب کی توہین کے بھی مترادف ہو سکتا ہے توہین اس طرح ہے کہ وہ آئے اور یہاں دو آدمیوں کے سامنے بیٹھے اور پھر واپس جائے۔ تو یہ ناقابل فہم چیز ہے لہٰذا حکومت کو چاہئے کہ اس چیز کو واپس لے۔

جناب چیئرمین : جناب سرتاج عزیز صاحب۔

**Mr. Sartaj Aziz:** Sir, I think it is important to clarify that the purpose of whatever change is being suggested here is not to move towards the British tradition of not insisting on quorum. I think in practice this House has observed the quorum rules very scrupulously

[Mr. Sartaj Aziz]

and there have been very few occasions when the House has continued without a quorum. So, I think we are establishing a tradition in which we are insisting on the quorum. The question is whether this is being observed adequately in the existing rules or does it require further strengthening. The point being made here is that under the present rules in which this sentence does not exist, we have evolved a very healthy tradition and quorum is generally being observed and the record of the Senate in observing the quorum has been quite good. By adding this sentence one additional complication could arise that if at any time there is no quorum and the Chairman fails to point out that there is no quorum, any member can stand up and say why did the Chairman not point out this factor.

**Mr. Chairman:** The wording is such that no responsibility attaches to the Chair. I think that we have taken good care.

**Mr. Sartaj Aziz:** In that case it is not necessary.

**Mr. Chairman:** But still you authorise him to point this out if he wishes............*(interruptions)*.

**Mr. Sartaj Aziz:** In fact even without this sentence, perhaps the Secretariat can point out to the Chairman and the Chairman can say it has been brought to my notice. Right now the modality of how it is to be brought to the notice is not very clear and even this is not excluded. I would suggest, Sir, that we have discussed this one clause long enough and it might be put to the House...........*(interruptions)*.

**Mr. Wasim Sajjad:** One or two observations. Sir.

Firstly, Sir, the philosophy of the quorum, as the honourable member has pointed out, I do not think it is the philosophy that there should be so many members present.

**Mr. Chairman:** I think it is.

**Mr. Wasim Sajjad:** No, Sir, in parliament the philosophy is not to hear the voices of each other. In parliament it is the nation which is addressed and every thing that we say is being recorded.

**Mr. Chairman:** This is where we are under a misconception. I referred to the courts. If by nation you mean that the nation can question this decision in a court of law then you are perfectly correct. But the nation may be listening to every thing that is happening, it may be reported by the press also but if out of nine crore people not a single individual can go to a court that here was a decision taken by this particular House with only three members present that becomes a different situation. No court can interfere in this and it will be a thoroughly dishonest act as far as I am concerned.

**Mr. Wasim Sajjad:** Sir, in that situation the Chairman would have the discretion not to put it. That is his ultimate discretion in any case.

Secondly, Sir, the philosophy that we have followed in these rules is that whenever there are two opinions on a matter, we have said let us go by what we already had. We have experienced it so long and we had no problems. I would say let us follow the same philosophy. Why to create some thing new when we had no problem so far. In the National Assembly we had the same rule ever since Pakistan came into existence and nobody has questioned it. In fact, it will be to the disadvantage of the opposition also and in the National Assembly you must have noticed, Sir, the opposition want a lower quorum because that is to their advantage. So I would say, Sir, that keeping in view the approach that we have adopted in respect of these rules—that whenever there are two opinions just go by whatever has been there so long. It has created no problem, why to change it—let us follow the same approach.

**Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir:** Mr. Chairman, may I request that you allow us to sleep over it and come back to it subsequently.

**Mr. Chairman:** I have no objection. If you want to take a vote on this I have no objection to that either but please do not

[Mr. Chairman]

misunderstand me. I tried to give an explanation because I was part of the Committee. In fact, the latter Committee met under my chairmanship. I wanted to explain to you the rationale but I have no personal views actually. I am entirely in the hands of the House. If you accept it, I will be happy. If you do not accept it, I will be equally happy.

**Mr. Abdul Majid Kazi:** So far no such incident has come to our notice where this has been violated. One thing I will say, Sir, that no government would ever, without giving consideration to quorum, get some thing passed because there will be adverse publicity. At least I do not expect it. It has neither happened nor we feel that when there is no quorum there will by any voting.

**Mr. Chairman:** I think governments at times are not very much worried or concerned about the publicity aspect of their actions. I think let us go by General Saeed Qadir's suggestion. I think let us leave it.

**Dr. Mahbubul Haq:** You can probably defer it, Sir. All I wanted to say was that under these rules the Chairman has discretion all along. The Chairman guides the House and as such I wonder whether in any of the rules any further discretion is needed than can be exercised by the Chairman. Because I thought that even in the existing clause about drawing attention of the Chairman, there is all the jurisdiction. The attention can be drawn by the Secretariat or attention can be drawn by the Chairman himself because the discretion of the Chairman is such that if any body wishes to point out that there is no quorum there is nothing in the rules that prevents him.

**Mr. Chairman:** You may be correct but the difficulty is that when we interpret these rules we go by the traditions of the British Parliament from where we have generally derived them. So, even the Constitution itself when it talks of quorum the interpretation placed on that would be that what has been the tradition in another Parliament. This is the dificulty otherwise you are quite correct actually if the Chairman as upto his job, he can control a House in a different manner. There would be no problem. But I am saying that something should be done by the Chair also if it has to do it which is recognized

and which is known to everybody that this is also one of the functions, otherwise somebody can raise that you are there ..............(*interruption*).

صم بكم عمي فهم لا يرجعون ۝

Not from the gallery, there are other provisions that a man in the gallery can not interfere, he can not participate in the debate.

**Nawabzada Jahangir Shah Jogezai:** Sir, I think we should leave it to the Chairman whether he opens his eyes or closes his eyes because he is a person to control and to understand the necessity and the importance of the issues.

**Haji Akram Sultan:** Sir, I think sufficient disscussion has been taken place on the subject and it is quite eye opening in the lot of logics behind it and as proposed by Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir if we could sleep over it.........

**Mr. Chairman:** If this is the sense of the House, then we postpone it.

**Haji Akram Sultan:** Thank you Mr. Chairman. (*interruption*).

**An Honourable Member:** That the quorum is not there (*interruption*).

**Mr. Chairman:** I think the quorum is there. Let us see the quorum (*Pause*).

**Mr. Chairman:** We are twenty five, so the quorum is complete.

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے صرف for the sake of record یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے ان تمام افراد کا خواہ ان کا تعلق اپوزیشن سے ہو یا گورنمنٹ بینچز سے ان رولز پہ جو کام کیا ہے اس لئے کیا ہے کہ یہ گورنمنٹ پارٹی اور اپوزیشن پارٹی کے لئے فائدہ مند رہے۔

**Mr. Chairman:** It is quite true.

پروفیسر خورشید احمد : ہم نے اس سارے معاملے کو اس نظر سے دیکھا ہے کہ ہاؤس کے لئے کیا چیز مفید رہے گی۔ اس لئے آپ بھی اس کو اسی انداز سے دیکھیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آخر گورنمنٹ کی پارٹی کیوں اس معاملے میں ایسے بٹی ہو رہی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جو تجویز اب رکھی گئی ہے یہ اس کمیٹی کی طرف سے رکھی گئی ہے اس سے کام ذرا بہتر بنے گا۔ باقی یہ بات 'چونکہ صاحب یہ ٹھیک چلتا رہا ہے یہ دو آراء جو ہوں اس کو مان لیجئے۔ میرے خیال سے اگر یہ اصول مان لیں گے تو پھر پروگریس' چینج یا انوویشن کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ سوچنا ہے اور دیکھنا ہے کہ اگر ہم اس کو improve کر سکتے ہیں تو Improve کریں۔ شکریہ ..........

جناب چیئرمین : شکریہ ! اس پہ consensus جو emerge ہوئی ہے

that for the time being we defer it and we will come back to it

میرے خیال میں کوئی حرج نہیں ہے وہ اس پر اور سوچ لیں۔ ایک اور پوائنٹ جو وسیم سجاد صاحب نے اٹھایا تھا کہ یہ ایڈجرن ہو سکتا ہے یا suspend ہو سکتا ہے' اس میں اگر آپ رول ۲۰ کو دیکھیں تو اس میں یہ پوزیشن کلیئر کر دی گئی ہے۔

20(1) Every sitting of the Senate shall commence at such hour as the Chairman may direct.

(2) Subject to the other provisions of these rules the Chairman may :—

**(a) adjourn a sitting of the Senate sine die or to a particular day or to some other time on the same day ; and**

(b) if he thinks fit, call a sitting of the Senate at a time or date....

تو bell اگر ring ہو جائے اور پھر بھی کورم پورا نہیں ہوتا۔

Then he acts under one of these contigencies provided or covered by Rule 20. (Interruption

میرے خیال میں اس چپٹر کو ختم کرتے ہیں ویسے اگر آپ چاہتے ہیں تو کورم تو ابھی تک ہے رول نمبر ۸ کو لے لیں۔

**At any rate whatever it is we adjourn the sitting and we will meet again on Sunday at 6.30 as a Private Members Day.**

---

***[The House adjourned to meet at half past six of the clock in the evening on Sunday, March 15, 1987].***

---

PCPPI–2381(87) Senate–26-9-88–300.